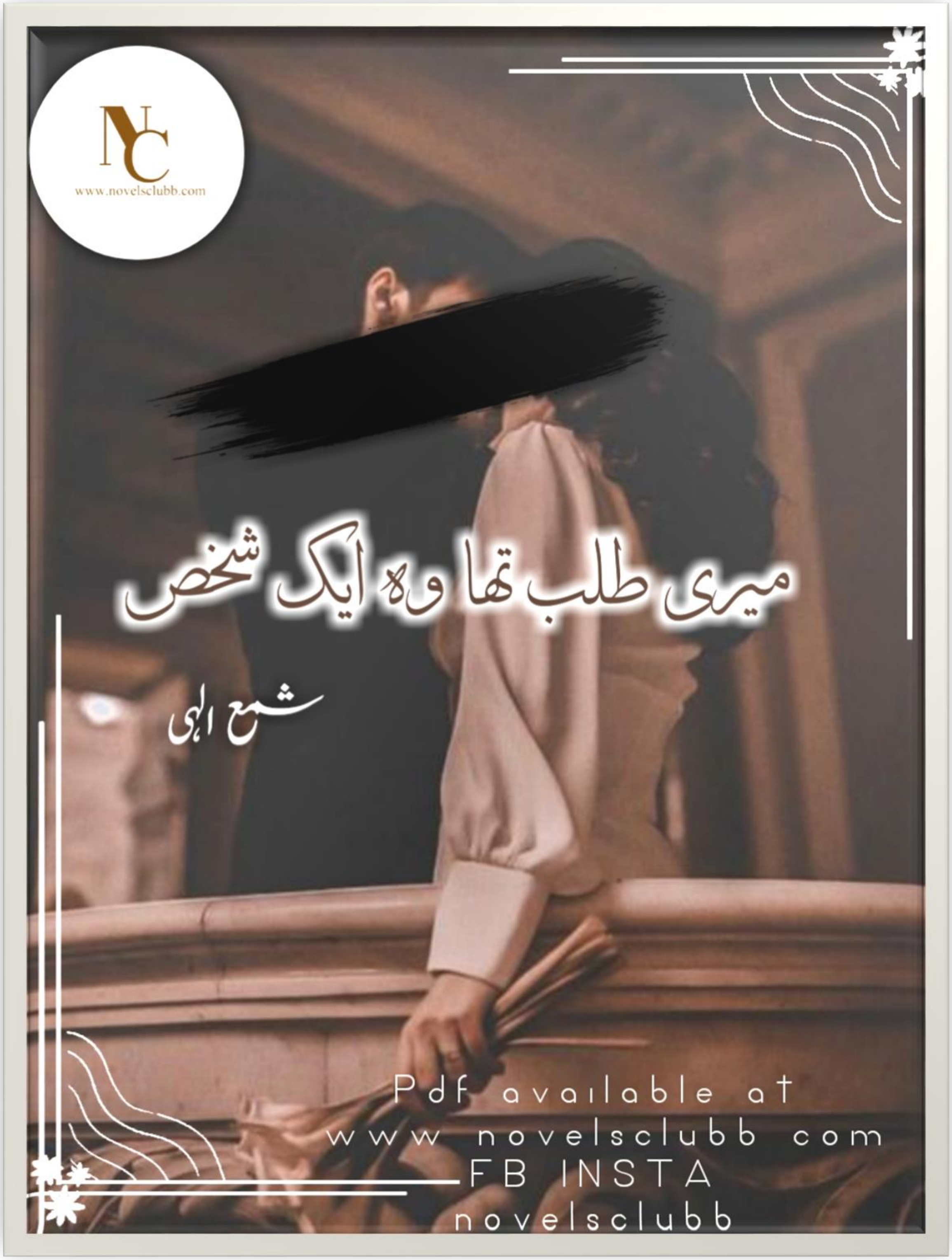
www.novelsclubb.com
میری طلب تھا وہ ایک شخص
شمع الہٰی
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

میری طلب تھا وہ ایک شخص

از

شمع الٰہی

www.novelsclubb.com

ایک ایسی لڑکی کی کہانی جسے اپنوں نے توڑنے کی، بے قیمت کرنے کی کوشش کی،
جسے اس کے اپنوں نے کئی مرتبہ دھکا دیا گرانے کے لئے،

میں ایک ضدی لڑکی ہوں

گر جو ضد میں آجاوں

تو کھلونے توڑ دیتی ہوں سارے

کھیل سے پہلے

.

.

.

www.novelsclubb.com

بیت اتقی "آج اندر اور باہر سے دھومانجھ کر بے حد چمک رہا تھا اور اس عمارت" کے ملازمین بھی اتنے ہی دمک رہے تھے کہ مالکوں کی بات ہی دوسری تھی۔

"یار میری براون سینڈل کہاں ہے؟۔۔۔"

"ارے میرا ریڈ لیپ اسٹک پرسوں کس نے لیا تھا؟"

"میرے سن گلاسیس کہاں ہے؟"

بیت اتقی کی وہ چاروں لڑکیاں دلہنوں کو مات دیتی ہوئی تیاریوں میں ایکدوسرے پر گر رہی تھیں

بڑوں کا حال بھی ان سے الگ نہیں تھا۔

"بھابھی آپ تیار نہیں ہوئی ابھی؟"

مسز جاسم اتقی بڑی بھابھی کو گھریلو لباس میں دیکھ کر پوچھی

نہیں رے چھوٹی، ملازماوں کے ساتھ مصروف تھی، اب تیار ہوں گی 'البتہ تم تو "
"کافی چمک رہی ہو

منجھلی بھابھی یعنی مسز حسان اتقی چھوٹی کو ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں

پنک کلر کی خوبصورت جدید ساڑی میں وہ بہت اچھی لگ رہی تھی اوپر پارلر سے کیا گیا میک اب بھی وہ اپنی بیٹی کی بڑی بہن ہی لگتی تھی۔

بڑی بھابھی بھی یقینا تیار ہو گئی ہو گی، اب آپ بھی جلدی سے تیار ہو جائے، ائیر "
"پورٹ چلنا بھی ہے کہ نہیں

چھوٹی ان کی ستائش سے بے نیاز بولیں، ایسی ستائشی نظریں تو ان کے لئے عام سی بات تھی۔

اور "بیت اتقی" کے صدر بھی ان سے پیچھے نہیں تھے۔

امان احمد اتقی تیار ہو کر اپنی اکلوتی جان سے بھی پیاری نواسی کو پکارے جا رہے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"طالعہ۔۔۔۔طالعہ۔۔۔"

چھوٹی تم نے طالعہ کو دیکھا؟"

انہیں اپنی چھوٹی بہو نظر آئی ان کی تیاری دیکھتے ہوئے وہ پوچھے "پتہ نہیں کہاں ہیں؟

"تیار ہو رہی ہو گی

وہ بنا کر بولیں۔

مگر انہوں کہاں چین پڑتا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں انہوں نے بیت التقی کو سر پر اٹھالیا تھا۔اور بیت التقی کے باسی جو پہلے ہی بوکھلائے ہوئے تیاریوں میں جوٹے تھے اور بوکھلا گئے،اپنے ہر کام چھوڑ کر طالعہ کو ڈھونڈنے کے مشن میں شامل ہو گئے۔پھر ملازماؤں کے کسی بچے نے اس مشن کو مکمل کر ہی لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جبھی وہ نظر آئی ہاتھ میں کتاب لیے وہ لان سے چلی آ رہی تھی

"کیا ہوا نانو جانی؟"

وہ جھلائی ہوئی تھی،

گھر کی تیاریوں سے بیزار ہو کر ہی تو وہ لان کے ایک گوشے میں چھپی بیٹھی تھی

تمہیں تیار نہیں ہونا ہے؟"انہوں نے اپنی لاڈلی نواسی کو بغور دیکھا، جو گھریلو"
پرواہ حلیے میں بالوں کو چہرے کے گرد بکھرائے بے زار نظر آ رہی تھی

"کیوں تیار ہوں؟"

کھٹاک سے سوال آیا تھا۔وہی تھی جو امان اتقی کو ہر طرح کا مزاج دکھانے کی
ہمت رکھتی تھی

"پھوپی کو لینے ائیر پورٹ جانا ہے "

امان اتقی اسی کی باتیں تحمل سے سنتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"گھر نہیں آئینگی پھوپی؟"

طالعہ تینوں ممانیوں اور ان کی بیٹیوں کی تیاریوں کو دیکھتے ہوئے تمسخرانہ انداز میں بولی،اور وہ سب جو امان اتقی اور اسے باتیں کرتے ہوئے یعنی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھ کر ایک دوسرے پر پوشیدہ مسکراہٹ سپلائی کر رہی تھیں،ماوں سمیت بیٹیاں بھی تلملا گئیں مگر امان اتقی کے سامنے اسے کچھ کہنے کی ہمت نہیں رکھتے تھیں۔

" آئیں گی بیٹا مگر اسے لینے جانا ہے اس لئے تیار ہو جاؤ"

امان اتقی نرمی سے حکم جاری کیے۔

" سوری نانو جانی میرا کوئی موڈ نہیں ہے جانے کا"

وہ ان کا رخسار چومتی ہوئی فورا منع کر گئی۔جیسے رشوت دی ہو،اور امان اتقی جو ہمیشہ اس کی نافرمانی میں طیش میں آنے کا سوچتے ہی بے بس ہو جاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ صرف نام کی طالعہ تھی جس کا معنی تھا "فرمانبردار" مگر اس میں تو نافرمانی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔

"تم کیوں نہیں جارہی؟"

وہ جو نہایت آرام سے اپنے ترتیب دیئے ہوئے خوبصورت بیڈ پر دراز تھی، اس سے فرحانہ پوچھی، جو اپنے سر اور گردن کو اسٹالر سے لپیٹ رہی تھی۔

"آئی ڈونٹ لائیک گورے"

وہ منہ بنا کر بولی تھی

"فضول ہی سب کے لئے اپنے دل میں بغض پالے رکھتی ہو"

فرانہ اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

تم پھوپی اور ان کی فیملی سے ملی ہی کب ہو، جب بھی وہ آئیں تم اپنے ددھیال میں ہوتی تھی "

فرحانہ سینڈل کے سٹریپ لگاتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھی۔

مگر وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال رہی تھی۔اور جب اس کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تو فرانہ جھنجھلا گئی۔

وہ ایک پتھر سے سر پھوڑ رہی تھی یہ جان کر کھٹ کھٹ کرتی ہوئی باہر نکل گئی۔

اتقی" برسوں سے چلا آتا ہوا خاندان تھا امان اتقی کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں" تھیں۔

تین بیٹے اور ایک بیٹی کی شادی ہو گئی تھی اور چھوٹی ثمن اتقی میڈیکل کے آخری سال میں تھی۔

اور اسی سال ثمن اتقی کو اپنے کلاس فیلو عالم حسین اتنا پسند آیا کہ دنیا کو بھلا بیٹھی ،اور انہی دنوں میں ان کے لیے گھر میں بہت اچھا رشتہ آیا ہوا تھا۔امان اتقی کا اس

رشتے میں انٹرسٹ دیکھ کر ثمن اتقی ڈر گئی اور فوراً عالم حسن کو اپنا رشتہ لے کر آنے کا کہہ دیا۔

مگر امان اتقی نے عالم حسن جیسے مڈل کلاس رشتے کو ریجیکٹ کر دیا اور اسی وجہ سے ان کی چھوٹی لاڈلی بیٹی ان کے مقابل آ کھڑی ہوئی تھی۔

کس کے لئے ایک غیر لڑکے کے لئے؟

وہ جیسے ڈھے گئے تھے۔

وہ جن کی بات پتھر لکیر سمجھ کر مان لیا جاتا تھا، انہیں کی بیٹی نے اسے رد کر دیا تھا۔

جس کو انہوں نے اس کے ماں باپ دونوں بن کر پالا تھا۔

اپنے نرم جیسے دل کو امانت اتقی نے پتھر سے بھی زیادہ سخت کر لیا تھا۔

اور اپنی لاڈلی بیٹی ثمن اتقی کو عالم حسن کے ساتھ وداع کر کے ہمیشہ کے لئے خود سے جدا کر دیا، اور اپنا تعلق بھی ہمیشہ کے لیے توڑ لیا۔

اور ثمن اتقی کی زندگی جیسے ویران ہو گئی تھی، وہ بابا جن سے وہ بے تحاشہ پیار کرتی تھی۔ اپنی محبت کے لیے ماں باپ جیسی محبت کا کھونا ثمن اتقی کو پچھتاؤ کی کھائی میں گرا گیا تھا۔

عالم حسن، ثمن اتقی کی خوشی ڈھونڈنے کی تلاش میں سر گرداں اور ثمن اتقی کی خوشی تو امان اتقی کی رضا تھی۔

اور اس رضا کو حاصل کرنے کے لیے نہ جانے کتنی ھی مرتبہ امان اتقی کے گھر گئے تھے، مگر ہمیشہ نامراد لوٹے اور اسی دوران ایک سال بعد ان کے ہاں بچی ہوئی ثمن بے حد خوبصورت تھی، اتقی خاندان میں سبھی ایک سے بڑھ کر ایک حسین تھے اور ثمن تو اپنی نیلی آنکھوں سے اور خوبصورت لگتی تھی، مگر بچی اس جیسی نہیں ہوئی تھی بلکہ اس کا رنگ عالم حسن جیسا سنہرا تھا۔

البتہ نقوش ماں باپ سے ہٹ کر نہ جانے کس پر تھے ہاں البتہ اس کے آنکھیں ثمن جیسی تھی۔ بڑی بڑی نیلی آنکھیں اور گھنی دراز پلکیں،

ثمن یک ٹک نجانے کتنی مرتبہ اپنی بچی کو دیکھی گئی۔ پھر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

"کیا میری بیٹی میری طرح نافرمان بنے گی؟"

جبھی انھوں نے اس کا نام "طالعہ" رکھا تھا کہ نام کا اس میں اثر آئے مگر انہیں نہیں پتہ تھا ان کی بیٹی تو ان سے دس ہاتھ آگے جائے گی۔

طالعہ کے آنے کے بعد بھی ثمن کا دکھ پچھتاوا کم نہیں ہوا تھا،

اسی طرح طالعہ کا سن کر بھی امان اتقی نے ثمن کو قبول نہیں کیا تھا۔

جس سے عالم حسن مایوس ہو کر اپنی ماں نور جہاں بی کے کہنے پر ثمن کو لے کر باہر ملک گھومنے نکلے ثمن مان نہیں رہی تھی مگر عالم حسن اسے زبردستی ہی لے کر نکلے اور جانے سے پہلے دونوں ہی آئے تھے امان اتقی کے پاس مگر انہوں نے بے تحاشہ ہاتھ جوڑ کر روتی ہوئی ثمن کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا

www.novelsclubb.com

اور وہی نہ دیکھنا ان کے لیے سزا بن گیا تھا۔

عالم حسن سے اپنی بیوی کا دکھ دیکھا نہیں گیا تھا، پھر وہ اپنی بیٹی کو نور جہاں بی کے پاس چھوڑ کر پیرس فلائی کر گئے اور ہمیشہ کے لئے سب کے دلوں کا دکھ بن گئے کیونکہ ان کا پلین کریش ہو گیا تھا۔

امان اتقی جو کبھی زندگی میں ثمن کو قبول نہیں کر پائے تھے ان کے مرنے کے بعد جیسے وہ پتھر پگھل گیا تھا،

اور طالعہ کو انہوں نے خود کے پاس رکھ لیا تھا،

نور جہاں بی بھی اپنی پوتی کے لیے تڑپتی تھیں مگر امان اتقی چھٹیوں میں ہی اسے بھیجتے تھے، پھر بھی ہزاروں فون پر بھی ان کا دل نہیں لگتا تھا جب تک وہ آ نہیں جاتی تھی اور ادھر نور جہاں بی اسے بھیجنے پر تیار نہیں رہتی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے محبت وافر مقدار میں ملا تھا۔ ننھیال میں تینوں ماموں کی اس میں جان تھیں، تہمنہ خالہ جانی اس پر جان چھڑکتی تھی، البتہ ممانیاں اسے پسند نہیں کرتیں تھیں اور ساتھ میں ان کی بیٹیاں بھی بے حد حسد کرتی تھیں ان کا خیال تھا کی طالعہ ان سب کا حق مارتی ہیں، اور ادھر ددھیال میں سب ہی اسے بے حد چاہتے تھے، بڑے ابو، تینوں پھوپھیا اور ان کے بچے، اتنی ساری محبتیں مل کر اسے بگاڑ چکی تھی مگر ایک اور وجہ تھی اس کے بگڑنے کی۔۔۔

دوپہر کے کھانے میں فرانہ اسے بلانے آئی تھی مگر وہ سوتی بن گئی اس کا فی الحال کوئی موڈ نہیں تھا خالہ جانی سے ملنے کا جو ابھی ابھی اسپین سے آئیں تھیں اپنی فیملی کے ساتھ۔

اور رات کے کھانے میں خود ہی ڈائنگ روم میں گئی تھی خالہ جانی اسے دیکھ کر کھل اٹھیں،

"ماشاءاللہ میری بچی کتنی بڑی ہو گئی ہیں"

وہ آنسوں بہاتے ہوئے اسے سینے سے لگا کر بولیں اور ادھر ممانیوں کے ساتھ ساتھ ان کی بیٹیوں کے منہ بن گئے وہ ان سب کا چہرہ دیکھ کر مسکرا اٹھی۔

"آپ کیسی ہیں خالہ جانی؟"

وہ بھی محبت سے ان کا رخسار چوم کر بولی وہ نافرمان تھی مگر بے وفا نہیں خالہ تو جیسے اس کے اس ادا پہ فدا ہو گئیں تھیں۔

" بابا یہ تو پوری ثمن جیسی ہیں"

ان کی آنکھیں پھر بھیگنے لگی تھی

"اب بس کرو طالعہ اپنی خالہ کو خوش تو نا کر سکی رولا دیں"

چھوٹی مامی سے برداشت نا ہو سکا تو کہہ اٹھیں

"اور کس طرح خوش کرے گی بھابھی؟"

تہمینہ خالہ کو ان کی بات پسند نہیں آئی تھی اور چھوٹی مامی تو جیسے کہہ کر پچھتائی

(بن ماں باپ کی بچی ہر خوب ظلم کرتے ہو گے تینوں) تہمینہ خالہ اپنی تینوں

بھو بھیوں کو گھورتے ہوئے سوچ رہی تھیں۔

ادھر وہ اٹھ کر اپنی کرسی کی طرف آئی وہ ہمیشہ امان اتقی کے دائیں جانب والی کرسی

پر بیٹھتی تھی۔اور اس کرسی کو چھونے کی ہمت کسی میں نہیں تھی مگر اس وقت اس

کرسی پر کوئی بیٹھا تھا جس کی پشت اس کی جانب تھی۔

اس کا دماغ سلگ اٹھا غصہ ہر وقت ناک پر جو رہتا تھا

"کون ہے میری چیئر پر فورا اٹھو"

وہ لڑنے کے سے انداز میں کرسی کی طرف جھپٹی تھی

"تو کیا ہوا آج ادھر بیٹھ جاو"

امان اتقی نرمی سے بولے

"بلکل نہیں، میں اپنی ہی کرسی پر بیٹھوں گی"

وہ فوراً منع کر گئی

امان اتقی نے بے بسی سے اس شخص کو دیکھا

"میں آج ادھر ہی بیٹھوں گا نانو"

ان کے بولنے سے پہلے ہی وہ کہہ اٹھا تھا

"اوہ تو خالہ کا بیٹا ہے یعنی کہ گورا"

اس کے دل میں اب غصے کے ساتھ نفرت کے بادل بھی اٹھے تھے

www.novelsclubb.com

"میں واپس جا رہی ہوں، کھانا نہیں کھانا میں نے"

وہ غصے سے علان کرتے ہوئے مڑی تھی

"ایلاف بیٹا ادھر آ کر بیٹھ جاو"

امان اتقی کے کہنے پر وہ اٹھا تھا اور اس کے مقابل والی کرسی پر جا کر بیٹھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طالعہ فاتحانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ کر اسے دیکھی۔

بلیک شلوار سوٹ میں وہ شخص غضب ڈھا رہا تھا وہ بے حد گورا نہیں تھا بلکہ سرخی مائل سفید رنگت تھی جس میں سنہرا پن گھلا ہوا تھا۔

تیکھے نقوش تھے مغرور کھڑی ناک پر اس وقت غصہ تھا جو اسے گھمنڈی لک میں پیش کر رہا تھا۔

سلکی سنہرے بال فین کی ہوا میں ہولے ہولے اڑ رہے تھے

طالعہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے دل کے ساتھ بھلا کیا معاملہ پیش آ رہا تھا۔

بس یک ٹک طالعہ اسے دیکھی جا رہی تھی، آج اس کا سخت دل اس کے ہاتھ سے نکلا کیوں جا رہا تھا

امان اتقی باتوں کے دوران طالعہ کو دیکھے جو یک ٹک ایلاف کو تک رہی تھی وہ چونکے اس کی نظروں میں کچھ عجیب سا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا طالعہ، کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہو؟"

ان کے کہنے پر وہ چونکی اور خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھی

پھر سامنے دیکھی جہاں وہ اب نہیں تھا

اس کے ساتھ کیا ہوا تھا؟

اس کا دل اتنا خالی خالی کیوں لگ رہا تھا

وہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی

"طالعہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ان سب نے واپس جاتی ہوئی طالعہ کو حیرت سے دیکھا جس نے پکار سنا ہی نہیں تھا۔

وہ ایک بے حد خوبصورت سا کمرہ تھا جہاں دونوں دیوار کے ساتھ بیڈ لگا تھا جن میں

سے ایک طالعہ کا تھا اور دوسرا افرانہ کا۔

لاپرواہ، بے نیاز، بے حس طالعہ عالم کا دل عجیب ہو رہا تھا۔ فرانہ سو چکی تھی مگر اس کی آنکھیں لگ کر ہی نہیں دے رہی تھی

"اف۔۔۔۔"

وہ جھنجھلا کر اٹھ بیٹھی

اس کے ساتھ یہ کیا ہو رہا تھا؟

وہ اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے قد آدم کھڑکی کا پردہ ہٹا کر کھڑی ہو گئی۔

آسمان میں چاند ستاروں کے بیچ بلکل تنہا تھا اسی کی طرح مگر اسے آج اپنی تنہائی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا

نجانے کیوں اسے آج اپنی ماں کی بے حد یاد آرہی تھی۔

"مما کاش آپ میرے ساتھ ہوتی"

اس کے آنکھ سے ایک آنسوں ٹوٹ کر نکلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا طالی؟ نیند نہیں آ رہی؟"

پیچھے فرانہ کی آواز سن کر وہ چونکی تھی۔ فوراً آنکھوں سے آنسوں پوچھتے ہوئے مڑی

"ہاں نیند نہیں آ رہی"

"تم کہی ایلاف کو پسند کرنے تو نہیں لگی ہو؟"

فرانہ اس کے چہرے پر کچھ کھوجتے ہوئے پوچھی تھی

"یہ کون ہے؟"

طالعہ فرانہ کی بات پر گھبرا اٹھی تھی

www.novelsclubb.com

"پھوپھی کا بیٹا"

"اچھا"

وہ فرانہ کی بات نظر انداز کئے اپنے بیڈ کی جانب بڑھ گئی تھی

"میں نے صحیح کہا ہے ناطالی کہ تم اسے پسند کرنے لگی ہو؟"

فرانہ اسے روکتے ہوئے کہہ رہی تھی

اور پتہ ہیں یہ بات ٹیبل پر بیٹھے سب سمجھ رہے تھے، جب تمہاری نظریں اس پر "
"سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی کہ۔۔۔

"!نہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے"

طالعہ ڈر کر پیچھے ہٹی، اس کے چہرے پر کرب پھیلا تھا وہ اپنی عزت نفس کی خوب پرواہ کرتی تھی یہ ایسا ٹاپک تھا جس پر طالعہ کو خوب ذلیل ہونا تھا۔

اتنے میں ہی طالعہ سمجھ گئی تھی کہ اس شخص کی محبت اس کے لئے آسان نہیں ہو گی ۔

وہ اس معاملے میں خوب خوار ہونے والی تھی۔

توکیا وہ اس شخص کی طلب چھوڑ دے جسے دل شدت سے لمحوں میں چاہنے لگا تھا،

نہیں یہ اس کے لئے ناممکن تھا،

www.novelsclubb.com

وہ پہلی نظر کی محبت کا شکار ہوئی تھی

وہ بد صورت (اس کے خیال سے) تھی اور وہ ایسا لگتا دنیا میں اس جیسا وجیہہ اور ہینڈسم شخص کوئی اور نا ہو گا

تو کیا وہ سب کی طرح اس کا مزاق اڑائے گا؟

ٹوٹے ہوئے دل پر اس سوچ سے ضرب لگی تھی۔

وہ اس شخص اور گھر والوں کو اس کی تذلیل کا کوئی موقع نہیں دے گی

اس نے دل میں عہد کیا تھا۔

"کیا ہوا تم خاموش کیوں ہو؟"

فرانہ نے پوچھا تھا

"کچھ نہیں"

وہ گہری سانس لے کر کہتی ہوئی بستر کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماں کی جیسی محبت دوستی کو ترسنے والی طالعہ جب اپنے ممانیوں کو دیکھتی کہ وہ کس انداز میں اپنے بچوں کے لاڈ اٹھاتے، پیار و محبت جتاتے اس کا دل بھی چاہنے لگتا کہ مامی اس کے ساتھ بھی ویسی ہی محبت اور نکھرے والا برتاو کرے۔اور ایک دن اس نے بڑی مامی سے کہہ بھی دیا تھا۔

مامی آپ جس طرح تاشقہ آپی سے محبت کرتی ہیں ویسے ہی میرے ساتھ بھی "کرے ناں"

اس وقت طالعہ سات سال کی تھی اس کی بات سن کر مامی کو بڑا اجلال آیا

"کیوں کروں میں تجھ سے اپنی بیٹی جیسی محبت ؟ "

ان کے لہجے میں نفرت و حقارت تھی

"کیونکہ میں بھی تو تاشقہ آپی کی بہن ہوں"

"سنا چھوٹی، یہ منحوس میری بیٹی کی بہن ہے یہ"

مامی کے تحقیر سے کہنے پر طالعہ کا چھوٹا سا دل ہرٹ ہوا تھا

"نانو جان! کیا میں منحوس ہوں؟"

نجانے معصوم سا ذہن کیا سمجھا تھا امان اتقی نے تو یہ سن کر ایک کہرام برپا کر دیا تھا

"کس نے کہا میری بچی کو ایسا گھٹیا جملہ؟"

سب معافی مانگ کر تھک گئے تھے جب جا کر معافی ملی تھی

اب وہ سب محتاط ہو گئے تھے کچھ بھی کہنے میں مگر پیٹھ پیچھے برا کہنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے۔

اور وہ سب پہلے کونسا اچھا رہے تھے اور اب تو منہ ہی پھیر لیا تھا انہوں نے مگر اس کے دل میں ماں کی شدید حسرت نے جنم لینا شروع کر دیا تھا۔

اور کچھ ہی سالوں بعد ہی جب وہ پندرہ یا سولہ سال کی تھی ٹی۔وی لاونج کے دروازے پر اس کے قدم رک گئے تھے

"پتہ نہیں اس بد صورت کالی چڑیل میں سب کو نظر کیا آتا ہے جو اسی کا دم بھرتے ہیں "

تاشقہ بڑی نفرت سے کہہ رہی تھی

ابھی کچھ دنوں پہلے پھوپھی اسپین سے اپنی فیملی سمیت آئی تھیں مگر وہ اس وقت اپنے ددھیال گئی تھی اور اس کی غیر حاضری پر پھوپھی جتنی نڈھال اور افسردہ ہوئی تھی اس نے ان سب کو جلا کر راکھ کر دیا تھا

انہوں۔۔۔ "منحوس ماری کی جب سے ہماری زندگی میں آئی ہے جینا حرام کر رکھا ہے، ہمارے بچوں کا حق مارتی ہے، کمبخت پچھل پیری"

یہ خوبصورت ڈسینٹ سے نظر آنے والیں چھوٹی مامی تھیں جن کی شائستگی کا ڈنکا
پورے خاندان میں بجتا تھا

اوں ہوں بھگوڑی ماں کی بیٹی خود تو مر گئی مگر عذاب ہمارے سینوں پر چھوڑ گئی، "
دیکھنا ماں ہی کی طرح کوئی گل کھلائی گی تب بابا اور اس کے پیارے ماموں کی آنکھ
کھلے گی "

نجانے کیا کیا کہا جا رہا تھا، وہ ٹوٹے قدموں سے واپس پلٹ گئی اس کے آگے کچھ سنا
ہی نہیں جا رہا تھا

اسے محبتوں نے نہیں نفرتوں نے بگاڑا تھا اس دن سے وہ بے حس، پتھر دل، بد
تمیز، منہ پھٹ اور نافرمان ہو گئی تھی، محبت نے اسے دلیر بنا دیا۔

نفرتوں اور اس کی ذات کی تحقیر نے اسے دنیا سے بے ذار اور نڈر بنا دیا تھا۔

اسکول، کالج، یونیورسٹی میں بیت اتقی کے سب لڑکیوں کو گاڑی سے اترتا دیکھتے تو لڑکیاں پوچھتی تھیں

"یہ تمہاری بہن ہے؟"

"لگتا ہے کہ یہ ہماری بہن ہے؟"

بیت اتقی کی خوبصورت لڑکیاں اس کا مزاق اڑا کر کہتی، اور اس کے دل کے کتنے ٹکڑے ہوتے وہ گن نہیں پاتی تھی

جنھوں نے اسے ہر دم احساس دلایا تھا کہ وہ بے قیمت ہے، بدصورت ہیں۔

اس کے بعد تو طالعہ کو ان جیسوں سے نفرت ہو گئی تھی

ان سب میں ایک فرانہ ہی تھی جس کی بات وہ سن لیتی تھی کیوں نا سنتی دوست جو تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ سیڑھیوں پر بیٹھی پیشانی کو گھٹنوں پہ ٹکائے رو رہی تھی، کیونکہ آج پھر اس نے ان لوگوں کی دل دکھانے والی بات سن لی تھی۔

"کالی۔۔ بلیکی نہیں تو ہمیشہ سامنے سے راستہ کاٹ کر نحوست بڑھاتی ہیں"

تاشفہ کا آج کیمسٹری کا پیپر تھا، کمرے سے نکلتے ہی اس کی نظر طالعہ پر پڑی تھی اور تاشفہ فورا دروازہ بند کرتے ہوئے اس کے منہ پر کہہ گئی تھی، وہ سن سی کھڑی رہ گئی تھی۔

پھر اپنے آنسوں کو ضبط نہیں کر پائی اور سیڑھیوں پر آکر رونا شروع کر دی۔

"تم اس طرح بے وقوفوں جیسے کیوں رو رہی ہو؟"

طالعہ آواز پر فورا سر اٹھائی تھی سامنے ہی فرانہ کھڑی تھی تاسف اور دکھ سے دیکھتی ہوئی۔

مگر وہ تو فرانہ کو دیکھ رہی تھی خوبصورت سراپا، چمکتی دودھیا رنگت، بلیک قدموں تک آتے ریڈ اسکرٹ اور ٹاپ میں اس پر سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔

خاندان میں سب سے خوب صورت لڑکی ہونے کا شرف اسے ہی حاصل تھا۔

"کاش۔۔۔میں۔۔بھی"

اس کے دل میں شدت سے حسرت نے جنم لیا تھا۔

"اللہ کسی کو کتنا نواز دیتا ہے اور کسی کو تہی دامن کر دیتا ہے"

اللہ سے اس کا شکوہ کا رشتہ اسی وقت سے جڑ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کیوں ان سب کی باتیں سن کر ہرٹ ہوتی ہو؟"

فرانہ کے نظروں میں اس کے لئے ہمدردی اور رحم تھا۔

"کیوں تم ان سے الگ ہو کیا؟"

وہ فرانہ کو بری طرح جھڑ کی اور پھر اکثر فرانہ کو جھڑ کنے لگی تھی مگر پھر بھی فرانہ اس کے پاس آنے سے رکتی نہیں تھی،اور یہی رشتہ ان کے درمیان الفت کا باعث بن گیا تھا۔

آج اس نے والڈراپ میں رکھا سب سے اچھا لباس نکال

کر زیب تن کیا تھا۔

بلیو قدموں تک آتے خوبصورت اسٹائلیش سا کاٹن کا فراک تھا۔بلیو سلک ڈوپٹہ کاندھوں پر جمع ہوا تھا،ہمیشہ بکھرے بال آج پونی ٹیک میں بندھے تھے کان میں لباس کے ہم رنگ پتھر کے ٹاپس تھے،وہ خود کو آئینہ میں جانچ رہی تھی۔

سنہرا رنگ بلیو کلر میں اچھا لگ رہا تھا،آنکھوں کا کلر نمایاں لگ رہا تھا

اور جب اس نے ڈائننگ روم میں قدم رکھا تو سب اسے حیرت سے دیکھتے رہ گئے

" کہی جا رہی ہو ؟"

بڑی مامی نے بے ساختہ پوچھا

ہمیشہ سر جھاڑ پھرتی تھی، اس تھوڑی سی تبدیلی نے اسے کتنا الگ بنا دیا تھا

" وہ۔۔ مم۔۔۔ مجھے۔۔۔ یونیورسٹی جانا ہے کسی کام سے "

وہ پہلے ہکلائی تھی پھر خود کو سنبھال کر بولی

پتہ نہیں کیوں وہ بوکھلا گئی تھی اور وضاحت پیش کر رہی تھی ورنہ اسے کبھی پرواہ نہیں رہی تھی

www.novelsclubb.com

کہ لوگ اسے کیا کہے گے ؟

"ماشاءاللہ ! کتنی پیاری لگ رہی ہیں میری بچی"

خالہ جانی نے بے حد محبت سے اسے خود سے لپٹایا تھا، وہ جب ان سے الگ ہوئی تو

مامیوں کو خونخوار نظروں سے اپنی جانب دیکھتا پایا تھا۔

وہ مامیوں سے نظریں پھیر کر صوفے پر بیٹھے ان چاروں کو دیکھی جو اسی کی جانب دیکھ رہے تھے ان میں وہ بھی تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

ان سب کو اپنی جانب اس طرح دیکھتے پا کر وہ گھبرا کر نظریں پھیری۔

وہ سب اس کی جانب اس طرح کیوں دیکھ رہے تھے؟

وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی

"چلو ناں طالی ہم سب سی سیڈ جا رہے ہیں"

فرانہ فوراً ہی سامنے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

" نہیں مجھے نہیں جانا"

وہ ہمیشہ کی طرح فوراً ہی منع کر گئی

"کیوں نہیں جانا؟، چلو ہمارے ساتھ "

آج فرانہ کا اصرار سخت تھا اور طالعہ کا انکار کمزور۔

سی سائیڈ پر وہ سب فرانہ اور اس سے الگ ہو گئے تھے۔

اور ایلاف احفاظ، اقمار لوگوں کے ساتھ تھا۔

"کتنی پر سکون جگہ ہیں"

اسے ٹھاٹے مارتا سمندر پسند آیا تھا۔

"بہت خوش ہو؟"

فرانہ اس کے چہرے پہ چمکتے الواہی نور کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی، جو محبت کے اعزاز پر اسے عطا کیا گیا تھا۔

ابھی تو اسے اس شخص کی محبت حاصل نہیں ہوئی تھی تو اس کا رنگ دمکنے لگا تھا، اگر حاصل ہو جاتی تو کیا ہوتا؟

"ہاں بہت"

اداس دل آج کل بہت مسرور تھا۔اس کی طلب تھا جو شخص وہ اس کے نظروں کے سامنے تھا تو کیوں خوش نہیں ہوتا۔

اور اس کی نظروں کی تپش ہی تھی جو گھٹنوں تک پانی میں کھڑے ارزق سے نجانے کس بات پر بحث کر رہا تھا،بے ساختہ اس کی طرف دیکھا تھا طالعہ کو اپنی جانب دیکھتا پا کر بے ساختہ ہی مسکرایا مسکراتے وقت اس کے چہرے کے مغرور نقوش بڑے دلفریب لگ رہے تھے،وہ تو جیسے خود کو کھوتے کھوتے بچی تھی۔

"خیرت تو ہے؟"

فرانہ اسے یک ٹک ایلاف کی جانب دیکھتا پا کر چھیڑی

"خیرت ہی تو نہیں ہے"

وہ تھک کر بولی

"تو پھر میرا شک صیحح ہے کہ تم ایلاف سے محبت کرنے لگی ہو؟"

"محبت؟"

فرانہ کے کہنے پر وہ اچھلی تھی

_ہاں محبت"

فرانہ نے زور دیا

" ہاں شاید"

بہت شکست خوردہ سا اعتراف تھا فرانہ ہی تو تھی جس پر وہ اعتماد کرتی تھی کہ وہ اسے اور لوگوں کی طرح بد صورتی کا طعنہ نہیں دیتی اسے ذلیل کرنے کے پوئینٹ نہیں ڈھونڈتی تھی۔

پھر بھی نجانے کیوں اسے لگنے لگا تھا کہ یہ محبت اسے کافی ذلیل کریگا۔

"ہیلو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

آج تین دن ہوا تھا اسے بیت اتقی آئے ہوئے اور آج وہ اس کے سامنے تھی اور دل کا حال عجیب جیسے پنچھی پنجرہ توڑ کر اس کے قدموں میں آ گرے گا

"ہائے ایلاف! تم طالی سے نہیں ملے ناں؟"

فرانہ بہت چہک رہی تھی۔

وہ مسکرایا (اف ظالم) وہ اس پر نظر نہیں ڈال سکی اس کے وجاہت کی تاب قریب سے اس کی نظروں میں نہیں تھی۔

"کیسی ہیں آپ؟"

وہ اس سے مخاطب تھا اور اس جیسی بد تمیز لڑکی اور اس بد تمیز لڑکی کا بد تمیز دل فورا مودب ہوا تھا۔

"مم۔۔۔میں۔۔ٹھیک ہوں"

پتہ نہیں کیوں اس کا چٹانوں جیسا اعتماد ہوا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

وہ نظریں جھکا کر بولی

"اچھا مجھے تو نظر نہیں آرہا کہ آپ ٹھیک ہیں"

وہ زیرِ لب مسکراتے ہوئے بولا تھا اس کے کہنے پر فرانہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی

"کیا؟"

وہ خوفزدہ ہوئی تھی، تو کیا وہ جان گیا تھا؟

وہ انہیں خوف ذدہ نظروں سے فرانہ کو دیکھی جس نے نظروں ہی نظروں میں اسے تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

"آپ میری فرینڈ کو ڈرا رہے ہیں مسٹر"

فرانہ شرارت سے اسے بولی

"مگر میں نے تو سنا کہ آپ کی فرینڈ سب کو ڈراتی ہیں"

وہ دلچسپی سے اس کے گھبرائے اور خوفزدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

مگر فرانہ پھر ہنس پڑی تھی

"مگر اب ایک اسے بھی ڈرانے والا آ گیا ہے"

فرانہ معنی خیزی سے بولی، طالعہ گھبرا کر فرانہ کو گھوری، وہ ہنسا تھا

یو مین می ؟"(تمہارا مطلب میں ؟)"

وہ خاصا ذہین تھا طالعہ بری طرح گھبرائی

'مم۔۔میری۔۔۔طبیعت ٹھیک۔۔۔نہیں ہیں۔۔میں گاڑی میں جا رہی ہوں"

وہ کہہ کر فوراً دوڑ لگا دی

www.novelsclubb.com

اسے گاڑی میں بیٹھ کر نجانے کتنے ہی دیر اپنی ڈھڑکنوں کو معمول میں لانے لگے تھے

یہ اسے اس کے سامنے کیا ہوا تھا؟

ہمیشہ تڑتڑ جواب دینے والا زبان گونگا کیوں ہو گیا تھا؟

(اف۔۔۔)

کوئی تو شخص میری زندگی میں ایسا ہو

جو میرے ساتھ نا رہتے ہوئے بھی میرا ہو

میری نگاہ کی حد اس پہ ختم ہو جائے

زمین پر ہو مگر آسمان جیسا ہو

وہ باہر لان میں آئی تو اسے وہ دیکھا کزنز میں گھیرا ہوا۔وہ عشبہ،دانیہ،تاشقہ،فرانہ کے ساتھ سیل فون سے سیلفی اور فوٹوز لے رہے تھا،اس کے چہرے کے مغرور نقوش نرم اور دلفریب نظر آرہے تھے وہ نجانے کیوں ہمیشہ ہی اسے دیکھ کر دنیا جہاں کو بھول جاتی تھی جیسے اس وقت بھول گئی تھی

www.novelsclubb.com

وہ نجانے تاشقہ کی کون سی بات پر ہنس رہا تھا کسی کی نظروں کی تپیش محسوس کر کے وہ مڑا تھا طالعہ کو اپنی جانب مبہوت سا دیکھتے دیکھ مسکرایا تھا۔

اور جیسے اس ساحر کے مسکرانے پر اس کا طلسم ٹوٹا تھا۔اپنی چوری پکڑے جانے پر طالعہ بری طرح گڑ بڑائی تھی، فوراً جانے کے لئے پلٹی تھی نجانے کیوں اس کا سامنا کرنے کی دل میں تاب نہیں تھی

مگر وہ فوراً اس کے سامنے آکر اس کا راستہ روک گیا تھا

صرف ایک گھبرائی نگاہ

اس پر ڈالی تھی اس کی نشیلی آنکھوں میں دیکھنے کی تاب کہاں رہی تھی؟

فوراً نظریں جھکا گئی

"آپ مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہیں؟"

وہ مجسم مسکراہٹ بنا ہوا تھا

"وہ۔۔۔ مم۔۔۔ میں"

وہ ہکلا کر رہ گئی تھی

"بیٹا آپ دونوں میں دوستی ہو گئی؟"

خالہ جانی اچانک آئی تھی اسے لگا جان میں جان آئی ہو

"یس مام"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

" !ونڈرفل"

www.novelsclubb.com

خالہ جانی نجانے کیوں خوش ہوئیں تھیں

"تو پھر کیسی لگی میری چوئس؟"

خالہ جانی شرارت اور اشتیاق سے اپنے مسکراتے بیٹے سے پوچھ رہی تھیں

اور طالعہ کچھ نا سمجھتے ہوئے اور کچھ سمجھتے ہوئے جیسے انداز میں کھڑی تھی۔

"ویری پریٹی، مگر تھوڑی ڈرپوک سی"

وہ طالعہ کی آنکھوں میں جھانک کر کہہ رہا تھا

طالعہ کو سمجھ نہیں آیا کہ اس کا دل اس پل رکا تھا یا دھڑکنا سیکھا تھا۔

مگر اس کے بعد رک نہیں پائی تھی فورا بھاگ کھڑی ہوئی تھی

"دیکھا مام"

وہ زور سے ہنسا تھا۔

طالعہ نے جاتے ہوئے اس کے الفاظ سنے تھے

www.novelsclubb.com

اور اب طالعہ فرانہ سے اپنی دل کی بات کہہ رہی تھی وہ ہی تو تھی صرف اس سے نا کرتی تو کس سے کرتی

فرانہ اس کی بات سن کر شرارت سے مسکرائی

"اوہ تو مسٹر ایلاف بھی آپ سے کچھ کچھ کرتے ہیں"

فرانہ نے اسے گدگدایا تھا

طالعہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی اور فرانہ مبہوت سا طالعہ کو دیکھے گئی تھی اب تک فرانہ نے پہلی مرتبہ طالعہ کو اس طرح کھلکھلا کر ہنستا دیکھا تھا

آج بیت اتقی میں خالہ جانی اور ان کی فیملی کے لئے امان اتقی (طالعہ کے نانو جانی) نے شاندار پارٹی کا انتظام کیا تھا اس لئے بیت اتقی والے اس طرح تیار ہوئے تھے جیسے چاند سے چیلینج باندھا ہو

"دیکھتے ہیں آج کون جیتا ہے؟"

بلیک شلوار کرتے میں ایلاف اتنا ہنڈسم اور اسمارٹ لگ رہا تھا کہ لڑکیاں پٹاپٹ مر رہی تھی۔

"یار تو بڑا خوش قسمت ہے"

لڑکیوں کو ایلاف کے اطراف منڈلاتے دیکھ احنف ٹھنڈی سانس لے کر بولا تھا

"کیوں؟"

ارد گرد کے ماحول سے لاپرواہ اور مغرور انداز ہی اسے وہاں سب سے جدا اور منفرد بنا رہی تھی

" صیح کہا تو نے"

ثامر احنف کے کاندھے پر ہاتھ مار کر بولا

ہم لڑکیوں پر کمنٹ کرتے ہیں کہ تمہیں خدا نے بڑی فرصت سے بنایا ہے مگر یہی "بات مجھے ایلاف کو کہنے کا دل چاہتا ہے"

" صیحح کہتے ہو"

اساس نے ٹھنڈی آہ بھری تھی

"یار میں تم لوگوں کے ٹھنڈی آہوں کی وجہ سے جم ہی نا جاوں"

ایلاف نے انہیں ہنس کر شرارت سے چھیڑا تھا

ہنستے ہنستے اس کی نگاہ بیت اتقی کی لڑکیوں پر پڑی تھی خوبصورت تو سبھی تھے مگر اس وقت بہترین مہنگے لباس، جیولری، میک اپ میں غضب ڈھا رہے تھے

ایلاف کی آنکھیں چمکی تھی جبھی ان سب کے پیچھے فرانہ نظر آئی بلاشبہ اس وقت بھی وہ ان سب سے حسین نظر آ رہی تھی ایلاف کی نظروں میں بجلیاں کوندگئی تھی۔

"واو یہ پریوں کا غول راستہ بھٹک کر یہاں کیسی آ گئیں؟"

ان کے قریب آنے پر ایلاف نے انہیں چھیڑا تھا، بے شک وہ حسن پرست تھا

اس لئے ابھی ان کے حسن سے بے حد متاثر ہو رہا تھا۔

"نظر نا لگائے ایلاف بھائی، ابھی آپ کی بلیکی آئی گی اسے نظر لگانا"

عشبہ منہ چڑا کر بولی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عشبہ !"فرانہ نے سے آنکھ نکال کر تنبہ کی۔"

مگر وہ ہنس پڑا تھا۔

جبھی ان سب کو وہ نظر آئی خوبصورت پنک فراک میں اس کا گندمی رنگ نکھر گیا تھا، کمر تک آتے بال آج کھلے تھے اور سیدھا پشت پر گر رہے تھے بالوں کا کچھ حصہ دائیں جانب سامنے تھا جو اس کے دائیں رخسار کو چھپا رہا تھا۔پنک کلر کے بڑے بڑے آویزے کان میں لٹکے اس کے چہرے کی رونق بڑھا رہے تھے۔

خالہ جانی اس کی بلائیں لے رہیں تھیں

وہ سب حیرت سے اسے تک رہے تھے،وہ کتنی الگ لگ رہی تھی۔

"یار یہ تو وہ بلیکی طالعہ لگ ہی نہیں رہی ہے"

عشبہ اسے آنکھیں پھاڑے کر دیکھتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

طالعہ نے خالہ جانی سے پیار وصول کر کے محفل پر نظر ڈالی، جہاں ہر نگاہوں میں اپنے لئے حیران گی اور پسندیدگی دیکھ رہی تھی، مگر طالعہ تو اس شخص کو ڈھونڈ رہی تھی جو دل کا طلب تھا۔

جبھی وہ کسی سے ٹکرائی تھی۔

اور اس سے پہلے کے وہ ٹکرانے والے کو دیکھتی ٹکرانے والا اسے گھسیٹ کر تاریک کونے میں لایا تھا

"کون۔۔۔ہو تم؟"

اچانک پڑی اس افتاد پر گھبرا گئی تھی خود کو جھٹکے سے چھڑاتے ہوئے جو اس نے نظریں اٹھا کر دیکھی تو غصے سے کھول اٹھی تھی۔

سامنے رمان کھڑا تھا۔

بڑے ماما کا بڑا بیٹا رمان ارزق اتقی۔

"تمہاری اتنی ہمت ؟"

وہ غرائی تھی

رمان سب سے بڑا پوتا تھا امان اتقی کا جس طرح بہت لاڈ پیار نے طالعہ کو بگاڑ دیا تھا اسی طرح رمان بھی بگڑا ہوا تھا بلکہ وہ تو حد سے باہر تھا اور اسی حد سے باہر جانے نے سب کے دلوں میں اس کے لئے بے زاری پیدا ہو گئی تھی اچانک اتنی محبتوں کے روٹھ جانے پر وہ اور بگڑ گیا تھا اور پھر جب سے امان اتقی نے طالعہ کو گھر میں لائے اور اس سے بے انتہاء محبت کرنے لگے تو سب کے ساتھ ساتھ رمان بھی اس سے متنفر ہو گیا تھا اور اس طرح متنفر ہوا تھا کہ وہ ہر وقت حسد اور جلن کی وجہ سے طالعہ سے بدلہ لینے کی سوچتا تھا

"بڑی کمال کی چیز لگ رہی ہو"

رمان خباثت سے ہنستے ہوئے بولا تھا

www.novelsclubb.com

"حد میں رہو ورنہ نانو جانی سے تمہاری شکایت کردوں گی"

طالعہ اپنے لئے اتنے گھٹیا جملے سن کر ہمیشہ کی طرح بھڑک اٹھی تھی۔

"وہ میرا کچھ نہیں کرے گے"

وہ بے حیائی سے ہنسا تھا

اف یہ دل چاہ رہا ہے کاش میں اور صرف تم یہاں ہو اور باقی سب غائب ہو جائے"
"

رمان کی آنکھوں میں ناچتی ہوئی شیطانیت نے اسے لمحے بھر کے لئے خوفزدہ کیا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے کزنز؟"

ایلاف کی آواز نے جہاں رمان کو ناگوار کیا تھا وہی وہ کھل اٹھی تھی اور طالعہ کا اس طرح کھل اٹھنا رمان نے بھی محسوس کیا تھا

www.novelsclubb.com

"معزز مہمانوں۔۔۔۔"

ایلاف آگے کچھ کہتا وہ سب مائیک کی اناؤسمنٹ پر چونک اٹھے تھے، اسٹیج پر خالہ جانی اور نانو جانی نظر آرہے تھے۔

مہمانوں کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی اسٹیج کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"ایسکیوز می"

رمان ان دونوں کو گھورتا ہوا چلے گیا تھا۔

"آج کے اس فنکشن میں میرے خاندان کے لئے سپرائز ہیں"

امان اتقی چمکتے چہرے کے ساتھ کہہ رہے تھے

"آج سے ذیادہ خوش میں نے نانو جانی کو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا"

وہ بے ساختہ کہہ اٹھی تھی

"اچھا"

www.novelsclubb.com

وہ گہری نظروں سے اسے دیکھا

"کہی یہ سپرائز ہماری نکاح کا تو نہیں ہے؟"

وہ اسے مسکراتا ہوا چھیڑ ا تھا

"کیا؟"

وہ ہو نقوں کی طرح منہ کھولے اسے دیکھی گئ تھی۔

" بے وقوف منہ تو بند کر لو"

وہ ہنستے ہوئے بولا تھا

وہ شرمندگی سی دل کی ہارٹ بیٹ سنے لگی تھی جو اچانک بڑھ گیا تھا۔

"ایلاف اور طالعہ یہاں آو"

نانو جانی کے کہنے پر وہ بے تحاشہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسے دیکھی جو مسکراتے

ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو

"چلیں؟"

اور طالعہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے سنگ چل دی وہ اس کا ہاتھ تھامے محفل میں چل رہا تھا طالعہ حیرت سے مبہوت ہو کر اسے ہی دیکھ کر چل رہی تھی

کیا واقعی میں یہ ہاتھ ہمیشہ اسی طرح اس خوبصورت شخص کے ہاتھ میں رہے گا"

؟"

وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی تھی؟

اسٹیج پر پہنچنے پر امان اتقی نے بہت محبت سے ان دونوں کی پیشانی چومی تھیں

"اور آج کا سپرائزیہ ہیں کہ آج میرے ان دونوں بچوں کا نکاح ہیں"

"کیا؟"

مجمع میں موجود لوگوں کی طرح ان دونوں کا دل بھی بند ہوا تھا

مگر سب کے جذبات الگ تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنے خوشی سے بند ہوتے دل کے ساتھ اس نے محسوس کیا تھا کہ ایلاف نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا

'مام آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں؟"

اس نے خالہ جانی کی جانب بڑھتے ہوئے کہا تھا

وہ خوشی سے ہواں میں اڑ رہی تھی اس لئے اسے خبر بھی نہیں ہو رہی تھی کہ اس کے پاس کا ماحول کیسا ہے، بس آج کل وہ رنگین تتلیوں کے مانند خوشی کے پھولوں کا رس اپنے اندر اتار رہی تھی۔

اپنے ہاتھوں سے نانو جانی کا فیورٹ کھانا بنا کر، ٹرے سیٹ کر کے گنگناتے ہوئے، نانو جانی کے کمرے کے جانب بڑھ رہی تھی کہ دروازے پر ہی اس کے قدم جم گئے تھے

ان تینوں کی پشت طالعہ کے جانب تھی

آپ نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے، میں نے صرف منگنی کی ہی پرمیشن دیا تھا مگر "

"آپ نے نکاح۔۔۔

بس بہت ہو گیا ایلاف تم اس رشتے پر راضی تھے، اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ "

نکاح ہو یا منگنی ؟"امان اتقی کہہ کر مڑے اور ساقط رہ گئے تھے

"طالعہ بیٹا اندر آو نا "

ان کے کہنے پر خالہ جانی اور ایلاف نے بھی مڑ کر دیکھا تھا

اسے دیکھ کر ایلاف کے چہرے کا رنگ بدلا تھا جسے طالعہ نے صاف محسوس کیا

تھا۔

یہ اس کا دل کیوں اتنا سہم رہا تھا؟

"بیٹھو بیٹا"

امان ا تقی ٹرے تھامتے ہوئے بولے

وہ ایک نظر اسے دیکھ کر فورا پلٹی تھی

ایلاف اس کے پیچھے لپکا تھا

طالعہ۔۔۔طالی۔۔"

"میری بات تو سنو

وہ کہہ رہا تھا مگر وہ سہمے دل کے ساتھ بھاگتی گی تھی

جب ہی کسی سے ٹکرائی تھی سامنے ہیں وہ کھڑا تھا

www.novelsclubb.com

"انسان کو اتنا بھی بدگمان نہیں ہونا چاہیے"

وہ خفگی سے کہہ رہا تھا"ادھوری بات سن کر ہوا کے گھوڑے پر سوار۔۔۔

ڈیر وائف میں شاکڈ تھا کیونکہ نانو جانی کا پلان منگنی کا تھا انہوں نے اچانک نکاح

کروادیئے اسی لئے میں ان پر ناراضگی دیکھا رہا تھا کہ اگر وہ پہلے سے کہتے تو میں بھی

"کون سا منع کرتا، یہی کہہ رہا تھا ان سے اب بتاو میں کیا غلط کہہ رہا تھا

اس کے اتنے لمبے چوڑے وضاحت دینے پر وہ مسکرائی تھی

سہمے دل کو اس کے لفظوں نے خوشی کا نوید سنایا تھا

اس کی لفظوں پر کتنی ہی مرتبہ ہارٹ بیٹ مس ہوا تھا

وہ مسکرا کر فورا اپنے کمرے میں چھپاک سے گھسی تھی۔

"ارے۔۔ڈئیر وائف۔۔۔"

وہ باہر کھڑا دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا

مگر وہ تو مدہوش سی کیفیت میں بستر پر ڈھیر ہو گئی تھی

"کیا واقعی میں وہ شہزادوں جیسا ہنڈسم، مغرور، آن بان والا شخص اس کا تھا"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ مسکرا کر سوچتے ہوئے آنکھیں موند گئی۔

وہ سو کر اٹھی تو گھر کے سارے لوگ گاڑی میں ٹھسے ہوئے نظر آئے

"کہاں جا رہے ہو تم لوگ؟"

وہ حیرت سے قریب سے جاتی فرانہ کو مخاطب کی

"سب پھوپھی (خالہ جانی) کے گھر جا رہے ہیں

"اوہ"

پچھلے ہی ہفتے ایلاف اور اس کی فیملی اپنے گھر شفٹ ہوئے تھے

اس کا مطلب نانو جانی بھی جا رہے ہیں، گھر میں میرے اور ملازماؤں کے سوا کوئی "

"نہیں ہو گا؟

طالعہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا

"رائٹ"

فرانہ ہنستے ہوئے بولی

اس کے علاوہ ایک گفٹ ہے میرے پاس تمہارے لئے، ایلاف میرے کمرے "

"میں تمہارا انتیظار کر رہا ہے

فرانہ شرارت سے ہنستے ہوئے کہہ کر جا چکی تھی۔

"ایلاف انتیظار کر رہا ہے"

اس کا دل دھڑک اٹھا تھا

فورا منہ ہاتھ دھو کر آنکھوں میں کاجل، ہنٹوں پہ لپ گلوس لگا کر فرانہ کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

"ایلاف۔۔۔"

اندھیرے کمرے میں ایلاف کا نام اسے روشنی کی طرح محسوس ہوا تھا

اس کے کمرے میں گھستے ہی کمرے کا دروازہ بند ہوا تھا

"ایلاف"

وہ پلٹی، سامنے ہی وہ بھی اندھیرے کا حصہ بنا ہوا تھا

وہ اس کی طرف کھینچی گئی۔

"بہت محبت کرتی ہو اسے؟"

ایک نفرت انگیز آواز نے اس کا قدم روکا تھا

"رمان؟"

www.novelsclubb.com

خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے

اس تنہاء گھر میں اندھیرے کمرے میں وہ رمان کے ساتھ تھی۔

یہ خوف اسے مارنے کے لئے کافی تھا۔

مگر پھر بھی طالعہ خوف سے بے حال دل و دماغ کو سنبھالتے ہوئے لائٹ کا سوئچ آن کی۔

کمرہ روشن ہوتے ہی اسے رمان کا خبیث چہرہ نظر آیا اس کے اوپر اس کی شیطانی مسکراہٹ۔

"تت۔۔ تم یہاں۔۔۔ کیا کر رہے ہو؟"

وہ دھیرے دھیرے خوف سے پیچھے ہٹ رہی تھی

"تمہارے لئے میری جان"

وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا تھا

"نن۔۔۔ نہیں"

وہ بری طرح مچل کر اسے دھکا دی۔ مگر وہ تو جیسے پہاڑ بنا ہوا تھا۔

"آج تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا، سارے حساب چکتا کروں گا"

www.novelsclubb.com

وہ خباثت سے ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا

اور ادھر طالعہ کی سانس بند ہو رہی تھی اس کا دماغ سن ہو رہا تھا اسے خبر ہی نہیں کب ایلاف نے اسے آکر اس شیطان سے بچایا تھا

"طالی۔۔۔۔طالی۔۔۔"

اسے بہت دور سے ایلاف کی آواز آرہی تھی۔اس کی بند ہوتی دھڑکنیں جیسے جاگنے لگی تھی۔

"طالی۔۔۔۔"

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو صوفے پر پڑا پایا اور ایلاف پریشان چہرہ لئے اس پر جھکا ہوا تھا

"ایلاف مجھے بچائیں"

اس جیسی مضبوط لڑکی خوفزدہ سی ہو کر اس سے آلگی تھی

" ڈرنے کی ضرورت نہیں ہیں، تم اب محفوظ ہو "

اسے باہوں کی حصار میں لئے وہ تسلی دے رہا تھا

طالعہ نے اپنی بند آنکھیں کھولی تو اسے پورا گھر سامنے نظر آیا، سب کتنی عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے، وہ خوفزدہ سی اس سے الگ ہوئی

"کیا ہوا؟"

اس کے اس طرح الگ ہونے پر وہ چونکا تھا، طالعہ کچھ کہہ نہیں پائی تھی ایلاف کو دیکھ کر دروازے کی طرف دیکھی تب ایلاف نے پلٹ کر اس کی نظروں کی تعاقب میں دیکھا۔

وہ ان سب کی عجیب نظروں سے خوفزدہ ہو کر اس کے پیچھے چھپی تھی جیسے۔

ایلاف اس کا خوفزدہ ہونا محسوس کر گیا تھا

"ڈونٹ وری، میں ہوں تمہارے ساتھ، تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہیں"

www.novelsclubb.com

وہ اس کا ہاتھ پکڑ ان سب کے درمیان سے نکال لایا تھا،اور طالعہ جھلملاتی نظروں سے اسے دیکھی جا رہی تھی۔

"میں ہوں تمہارے ساتھ"

یہ کیسا جادو بھرا جملہ تھا جس نے اس کے وجود کو ست رنگا موم بنا دیا گیا تھا۔

_ایلاف۔۔۔"

وہ بے ساختہ اس سے دوبارہ لپٹی تھی۔

اور وہ جو کچھ کہنے والا تھا ساقط سا ہو گیا تھا۔

"آئی۔۔۔لو۔۔۔یو۔۔۔ایلاف"

بھیگے لہجے میں کہا گیا وہ اعتراف جیسے ایلاف کے اندر تک اتر گیا تھا

طالعہ کہہ کر الگ ہوئی تھی اور دوڑ کر کمرے میں جا کر دروازہ بند کر گئی

اور وہ خالی خالی نظروں سے دروازے کو دیکھے گیا تھا۔

صبح جب وہ تیار ہو کر ڈائننگ روم میں آئی کوئی اس کی جانب متوجہ نہیں ہوا تھا

"اسلام علیکم نانو جانی"

وہ ہمیشہ کی طرح ان کا چہرہ چوم کر اپنی چیئر پر بیٹھی تھی

اسے کچھ بھی غیر معمولی نہیں لگا تھا اس کا مطلب تھا کہ ایلاف نے سب سنبھال لیا تھا اور اسے اب واقعی میں ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی

ناشتہ کرنے کے بعد وہ ایلاف کو میسج کی تھی

لاونج میں داخل ہوتیں منجھلی مامی اسے مسکراتے دیکھ ٹھٹھک کر رکی تھیں

مسکراہٹ کی وجہ سے اس کا چہرہ کیسے روشن ہو گیا تھا، چہرہ کتنا روشن اور خوبصورت لگ رہا تھا۔

وہ فوراً پلٹیں،

www.novelsclubb.com

وہ میسج کر کے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی نانو جانی کے پاس جانے کے لئے اسے

گیسٹ روم کے قریب سے گذرنا پڑتا تھا

مگر گیسٹ روم کے ادھ کھلے دروازے پہ اپنا نام سن کر وہ ٹھٹھک کر رک گئ

" بس بیٹا اس مذاق کو یہیں ختم کرو مجھے ڈر ہے کی یہ حقیقت نہ ہو جائے"

منجھلی مامی کی آواز آرہی تھی

کمبخت جو کبھی خوبصورت لگی ہی نہیں اب تو اس پر نظر ہی نہیں ٹھہر رہی، بس "

"ایلاف بیٹا بس کرو

اوہ مام آپ بھی نا بہت ڈرتی ہے اس کا پتہ بہت ہی جلد ایلاف کاٹ دیگا، بہت"

"گھمنڈ ہیں اسے جو بہت جلد ٹوٹ جائے گا

یہ فرانہ کی آواز تھی

وہ تو جیسے زمین میں گڑھی جارہی تھی

یہ کیسے ہو سکتا ہے فرانہ اس کی پہلی اور آخری دوست تھی

وہ ایسا کیوں کہہ رہی تھی؟

"فرانہ صحیح کہہ رہی ہیں مامی آپ فکر نا کریں"

وہ کہہ رہا تھا

آہ۔۔کیا ہوا تھا اس کے ساتھ؟

اور اب کیا ہونے والا تھا؟

دروازے کے باہر کھڑی طالعہ کے پیر جیسے بے جان ہو رہے تھے

کیسے فکر نا کریں، آپ کس طرح اسے گلے لگائے ہوئے تھے، میں تو"

"سمجھی۔۔۔۔

"میرا کوئی اسٹینڈرڈ ہے اس کی اوقات ہی کیا ہے میرے سامنے"

وہ بات کاٹ کر بولا تھا اس کی تحقیر آمیز آواز نے طالعہ کے وجود کے پرخچے اڑا دیے تھے

یہ وہ شخص کہہ رہا تھا جس کا دل طلب گار تھا اور جو اسے مل بھی گیا تھا، جس نے اسے خاک سے اٹھا کر آسمان بنا دیا تھا اب دوبارہ خاک کر رہا تھا بلکہ راکھ کر رہا تھا

بے جان ہوتی وجود سے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی کہ دونوں ہاتھ سامنے زمین پر ٹکے۔

یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ؟

مزاق یا اور کچھ؟

****

بے جان ہوتی وجود سے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی کہ دونوں ہاتھ سامنے زمین پر ٹکے۔

یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ؟

مزاق یا اور کچھ؟

اور تم لوگوں کو تو پتہ ہی ہے میری پہلی اور آخری محبت صرف اور صرف فرانہ "

ہے"

اس میں اور سنے کا یارا نہیں تھا

مجھے پتا ہے تم اور وضاحت نا دو بس اسے جلدی سے طلاق دے کر فارغ کرو"

اور۔۔۔"

منجھلی مامی کے الفاظ جیسے جامد ہوئے تھے

سامنے ہی وہ کھڑی نظر آئی تھی

دروازے کے سہارے شکست خوردہ سی جیسے اپنی ساری زندگی کی متاع لٹا بیٹھی ہو

ہاں اس کی زندگی میں تو کوئی قیمتی شئے ہی نہیں تھی سوائے اپنی انا، عزت اور۔۔۔

اور۔۔۔دل کے

اور یہ سب چیزیں وہ واقعی کھو بیٹھی تھی۔

آج واقعی میں وہ تہہ دامن تھی

وہ سب اسے دیکھ کر دم بخود کی کیفیت میں اٹھ کھڑے ہوئے

وہ ٹوٹے قدموں سے ان دونوں کے قریب گئی تھی (فرانہ اور ایلاف)

جو ایک دوسرے کے قریب ہی سوفے پر بیٹھے تھے۔

اور اب اٹھ کھڑے ہوئے تھے ت

www.novelsclubb.com

کتنے دکھ کی بات ہوتی ہے نہ کہ جب ہم کسی پر اندھوں کی طرح اعتماد کرے اور "

" وہ یہ ثابت کر دے کے واقعی ہم اندھے ہی ہیں

اتنا ٹوٹا، شکستہ لہجہ تھا کہ فرانہ کے دل کو کچھ ہوا تھا اس کے لب ہلے تھے مگر آواز

نہیں نکل سکی۔

"بہت اچھا ہوا کہ اسے خود پتہ چل گیا، ایلاف بیٹا اسے فوراً طلاق دو"

منجھلی مامی نہایت سفاکی سے بولی تھی

"طلاق۔۔۔"

اس کے قدموں کو جیسے اس الفاظ نے زنجیر کیا تھا۔

وہ خوفزدہ سی پلٹی اور ایلاف کی طرف دیکھی

جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

جس نے طالعہ کے نظروں میں خوف کو۔صاف محسوس کیا تھا

www.novelsclubb.com

"...ط۔۔۔۔لا۔۔۔ق۔"

ایلاف کے ہونٹ ہلے تھے

"نن۔۔۔نہیں۔۔۔۔"

نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ لرزتے قدموں سے پیچھے ہٹی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ۔۔مجھ سے خود خلع لے گی"

وہ کہہ کر جا چکا تھا

"کیا یہ وہی شخص تھا جس کا دل طلب گار تھا؟"

_آہ۔۔۔یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ؟"

وہ سن دماغ سے بیگ میں سامان بھرنے لگی تھی،اسے خود نہیں پتا تھا کہ وہ کیا کر رہی تھی،بیگ کو ہاتھ میں تھامے وہ باہر نکل آئی تھی،روڈ پر جو بس دیکھی وہ اس میں چڑھ گئی تھی اور آخری اسٹاپ پر اتر کر قریب ویٹنگ روم میں جا بیٹھی

www.novelsclubb.com

دماغ میں آندھیاں چل رہے تھے

سوچنے سمجھنے کی صلاحیت فوت ہو گئی تھی

"بیٹی تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہیں؟"

قریب ہی ایک گے حد خوبصورت عورت اور لڑکی آ بیٹھی تھیں

اسے اس طرح خود سے غافل دیکھ وہ عورت بے ساختہ پوچھ اٹھیں۔

پانی کی بوتل سے گھونٹ گھونٹ پانی پیتی وہ لڑکی غور سے جیسے اس کا ریسرچ کر رہی تھی

"کیا ہوا بیٹا؟"

اس سے کوئی جواب نا ہو کر وہ عورت پریشان سی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھیں تھیں۔

اگر آنکھ ساقط، ذہن خالی، دل بارش زدہ اور حواس مبحوس ہو تو سمجھ لیں کے جدائی "
"کا عمل شروع ہیں

"رہنما تم تو رہنے ہی دو اپنا فلسفہ"

اس لڑکی کے اس طرح کہنے پر وہ عورت چڑی تھی

مگر طالعہ نے ایک پل کے لئے حیران ہو کر۔اس لڑکی کو دیکھا تھا

جو اس کے اس طرح دیکھنے پر مسکرائی تھی

"آئی ایم رائٹ ناں سسٹر"

"سسٹر"

اس کی سسکی نکلی تھی

اس کی کتنی بڑی خواہش تھی کہ اس کی کوئی بہن ہوتی مگر اس کا تو کوئی تھا ہی نہیں۔

اگر ایک زخم سے خون نکلتا ہے تو نجانے کیوں پرانے باقی کے سارے زخموں سے بھی خون رسنے لگتا ہے

"کیا ہوا بیٹا بولو نا مجھے۔۔۔"

طالعہ کو خبر ہی نہیں ہوئی تھی کہ کب اس کے آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے تھے

وہ طالعہ کے قریب آ بیٹھی تھیں

"بیٹا مجھے اپنی ماں سمجھو اور اپنا دکھ شئیر کرو"

ان کے نرم اور محبت سے پر لہجے نے جیسے اسے حواس سے بے گانہ کیا تھا

"ماں۔۔۔"

وہ بے تحاشہ روتے ہوئے ان سے لگی تھی

ماں آپ کہاں تھیں ؟۔۔۔میں نے آپ کو کہاں نہیں ڈھونڈا، آپ اور بابا مجھے "اتنی جلدی اکیلا چھوڑ کر کیوں چلے گئے ؟، کیوں مجھے تنہاء کر دیا؟۔۔۔اور دیکھئے آج آپ کی طالعہ بلکل تنہاء ہیں، دل ودماغ یہاں تک کے زندگی سے بھی دور۔۔۔

"تنہاء۔۔کیوں چھوڑا مجھے اس ظالم دنیا میں تنہاء۔۔۔۔

وہ روتے روتے ہوش وحواس سے بے گانہ ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگا تھا مجھ سے محبت ہے اسے۔۔۔"

"اور اس نے تمہارے ساتھ ایسا کیا؟"

رہنما آنکھیں اور منہ پھاڑے پوچھ رہی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کہاناں۔۔۔مجھے لگا تھا"

اس کے ہنٹوں پر زخمی مسکراہٹ تھی

اس دن بے ہوش ہونے کے بعد اس کی آنکھ یہاں کھلی تھی، دو منزلہ خوبصورت گھر جس میں دونوں ماں بیٹی رہتی تھی رہنما فردوس کے والد کی وفات ہو گئی تھی۔

اس کی اتنی دکھ بھری کہانی سن کر پروفیسر آپیں نہ (رہنما فردوس کی ماں) نے اسے اپنی دوسری بیٹی بنا کر وہاں رکھنے پر بضد ہو گئی تھیں۔

رہنما نے اسے فوراً بہن پلس دوست بنا لیا تھا اور طالعہ ان کی محبت کے سامنے ہار گئی تھی۔

کیا کوئی اس سے اس طرح بھی محبت کر سکتا ہے؟

کہی یہ بھی دھوکہ نا ہو؟

www.novelsclubb.com

اس کا اعتبار ہی دنیا سے اٹھ گیا تھا، اب اسے دنیا کا ہر شخص دھوکہ باز اور فریبی لگتا تھا۔

مگر وہ جاتی بھی تو کہاں؟

اس نے خود کو وہاں اس وقت تک رکھنا تھا جب تک وہ سنبھل نہیں جاتی۔

پروفیسر آہین نے اس کا ایڈمیشن اپنی ہی یونیورسٹی میں کر دیا تھا۔

رہنما کے کہنے پر بزنس ڈپارٹمنٹ میں۔

پروفیسر آہین وہاں لکچرر تھیں اور طالعہ نا چاہتے ہوئے وہ بھی رہنما کے ساتھ جاتی تھی۔

رہنما فردوس جیسی آدھی دماغ والی لڑکی کے ساتھ رہ کر اس کا دماغ بھی آدھا کھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی بھی رہنما طالعہ کے نا چاہنے کے باوجود اسے کینٹین میں گھسیٹ کر لے جا رہی تھی۔

رہنما نا صرف خود پورے کمپس میں مٹر گشت کرتی تھی بلکہ اپنے ساتھ اسے بھی گھسیٹتی تھی

اور طالعہ سخت بددل ہو کر اسے صرف برا بھلا ہی کہہ سکتی تھی، مگر ادھر پرواہ کسے تھی؟

دونوں کانوں کا صحیح استعمال صرف رہنما فردوس ہی جانتی تھی۔

اور اب جب رہنما نے دو کپ کافی کا کہا تو وہ بری طرح بھڑک اٹھی تھی

مجھے نہیں پینا سمجھی تم" وہ جھٹکے سے بولی تھی"

"کوئی بات نہیں، ون کافی پلیز"

رہنما نے نہایت اطمینان سے آڈر دیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بہت جلدی ہی طالعہ رہنما کے ساتھ فری ہو گئی تھی جس کا سارا کریڈٹ رہنما

فردوس کو ملتا تھا

مجھے سمجھ نہیں آتا تمہیں آخر تلاش کس چیز کی ہیں جو پورے کمپس میں ہر وقت "

" چھپکلیوں کی طرح دوڑتی رہتی ہو

طالعہ بے زاری سے بڑبڑائی تھی

_کیا۔۔؟"

رہنما جو کافی پی رہی تھی کافی اس کے گلے میں اٹکی تھی

"چھپکلی؟ تمہیں کوئی اور تشبہ نہیں ملی؟"

رہنما آنکھیں نکال کر بولی

"اور رہی ڈھونڈنے کی بات تو میں اپنے لائف پاٹنر کو ڈھونڈ رہی ہوں"

رہنما نے گردن اکڑاتے ہوئے جواب دیا تھا جیسے کہ بہت بڑا مشن ہو جسے پورا کرنا ہو۔

"یونیورسٹی میں؟"

طالعہ متحیر ہوئی

"میری بلا سے تم کچھ بھی کرو"

طالعہ دانت پیس کر بولی

رہنما دماغ گھما کر رکھ دیتی تھی۔

طالعہ اٹھ کر چل دی تھی

"ارے سنو تو طالعہ۔۔۔طالعہ۔۔۔طالی۔۔۔"

رہنما اس کے پیچھے بھاگی تھی

اور وہ جو بندوق میں سے نکلی گولی کی طرح جا رہی تھی رک سی گئی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"طالی۔۔۔"

اس نے جن پر بھروسہ کیا تھا وہ لوگ اسے اسی نام سے پکارتے تھے

وہ دو جو اس کے دل کے بے حد قریب تھے دھوکے باز نکلے۔

ادھر رہنما جو اس کے پیچھے آرہی تھی بری طرح کس سے ٹکرائی

ارے۔۔۔ارے محترمہ آج پہلی مرتبہ کسی لڑکی کو لڑکی ہی کے پیچھے بھاگتے"

"ہوئے دیکھ رہا ہوں ورنہ یا تو لڑکی لڑکے کے پیچھے بھاگتی یا لڑکا لڑکی کے پیچھے بھاگتا

وہ بے حد گوری رنگت کا بے حد اسٹائلیش سا لڑکا تھا

جو رہنما فردوس کو پر شوق نظروں سے دیکھ رہا تھا

اے ہنڈسم تم ہو کون ؟اور دو لور (پیار کرنے والوں) کے درمیان ٹانگ کیوں اڑا"

"رہے ہو؟

"کیا؟؟؟"

www.novelsclubb.com

تحشم اتقی کو بری طرح ذہنی جھٹکا لگا تھا، ایسی منہ پھٹ نتائج سے لاپرواہ لڑکی اس سے پہلے نظروں سے کبھی نہیں گذری تھی

"کیوں دوستوں کے درمیان محبت نہیں تو پھر کیا ہوتی ہیں؟"

یہ دوسرا جھٹکا تھا تحشم اتقی کے لئے، وہ دور جاتی لڑکی کو آخیر تک دیکھے گیا تھا۔

"تم کینٹین سے گدھوں کی طرح سرپٹ بھاگ کر کیوں گئی تھی؟

وہ جو کپڑے جمارہی تھی اس کے ہاتھوں سے کپڑے لے کر رہنما پوچھی

" گدھا سرپٹ نہیں، گھوڑا سرپٹ دوڑتا ہے"

طالعہ جھنجھلا کر بولی

"کوئی بات نہیں دونوں سیم ہیں"

"وہاٹ؟"

رہنما کی بات پر اسے جھٹکا لگا تھا،اچھے بھلے آدمی کا دماغ گھمانے کی اس میں صلاحیت موجود تھی

تمہارا نام رہنما فردوس نہیں، گھن چکر رہنا تھا۔۔۔اوں ہوں۔۔۔رہنما"

"فردوس۔۔۔نام کا تو کچھ اثر ہی نہیں ہیں تم میں

طالعہ جل کر کہتی ہوئی اٹھ گئی

"ہا۔۔۔سب جلتے ہیں میرے نام سے"

رہنما مصنوعی اداسی سے بولی

"جلتے ہیں۔۔میری توجوتی بھی نا جلے"

طالعہ پیر پٹختے ہوئے کچن میں چلے گئی تھی۔

"کیوں پریشان کرتی ہو اسے،وہ پہلے ہی بہت پریشان رہتی ہیں"

آپیں نہ رہنما فردوس کو گھورتیں ہوئی بولیں۔

www.novelsclubb.com

"اسی لئے تو کرتی ہوں"

رہنما لاپرواہی سے بولی

"وہ کیوں میری ذہین فطین بیٹی؟"

انہوں نے بے حد طنزیہ لہجے میں پوچھا تھا

"نئی پریشانی میں اپنی پرانی پریشانی بھول جائے گی"

رہنما فردوس کی اپنی الگ ہی لاجک تھی

"اے میرے اللہ اس کا کیا ہو نگا؟"

www.novelsclubb.com

انہوں نے بے اختیار اپنے سر کو تھاما۔

رہنما فردوس کا یونیورسٹی کا سال ختم ہو گیا تھا اور اب اس پر جاب کرنے کے دورہ پڑا تھا اور یہ ناممکن تھا کہ وہ اپنے اس دورے میں طالعہ عالم کو شامل نا کرے سواب

رہنما فردوس جہاں کہی بھی انٹریو کے لئے جاتی اپنے ساتھ طالعہ کو بھی گھسیٹ لے جاتی تھی۔

فی الحال تو رہنما فردوس طالعہ کو شاپنگ کرنے کے لئے مال میں گھسیٹ لے گئی تھی۔

اور طالعہ اس پر جھلا رہی تھی

"میں ہی نظر آتی ہوں تمہیں اپنے ساتھ گھسیٹنے کے لئے؟"

وہ رہنما پر غرا رہی تھی

"تم ہی میری ایکلوتی دوست ہو تم نظر نہیں آوگی تو اور کون آئے گا"

بڑے سکون سے رہنما نے گلاس ڈور کھول کر اندر جاتے ہوئے کہا تھا۔

اور اس کے پیچھے جاتی طالعہ گلاس ڈور کھول نے کے لئے ہینڈل پر ہاتھ رکھی تھی کہ سن ہو گئی

اس کا دو سال سے تڑپتا مچلتا دل جیسے پر سکون ہوا تھا

آنکھیں اس شخص پر سے ہٹنے سے انکاری ہو رہے تھے۔

ارمان وہ دھوپ کے ڈھلتی ہی نہیں

حسرت وہ شئے ہیں کہ نکلتی ہی نہیں

مطلوب تو ہزاروں بدل جاتے ہیں

کم بخت طلب ہے کہ بدلتی ہی نہیں

www.novelsclubb.com

وہ اسے دیکھ کر پلٹ کر بھاگی تھی سامنے جو بھی ٹیکسی نظر آئی اسے روک کر بیٹھ گئی

گھر آ کر وہ کمرے میں بند ہو گئی تھی

پھر بعد میں رہنما غصے سے فوں فاں کرتی ہوئی اس کی باز پرس کرنے آئی تو وہ اس کے گلے لگ کر رو دی۔ رہنما کے چہرے پر غصہ کا رنگ ڈھل کر پریشانی کا رنگ چڑھا۔

"کیا ہوا طالعہ ؟"

رہنما بے حد پریشانی سے اس سے پوچھ رہی تھی جو بنا کچھ کہے غائب دماغی سے بس روئے جا رہی تھی۔ اس کی حالت ویسی ہی ہو رہی تھی جب انہیں وہ ویٹنگ روم میں ملی تھی۔

آخر کار وہ اتنا روئی کہ اسے بخار چڑھ گیا تھا، تیز بخار میں پھنکتی وہ بڑبڑائی جا رہی تھی، اور وہ دونوں ماں بیٹی پریشان ہوتی رہیں۔

انھوں نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا۔۔۔ میرے نانو جانی کو۔۔۔ میری انا۔۔" میری عزت و وقار کو۔۔ میرے دل کو۔۔۔ اور۔۔۔ اور وہ مجھے ڈھونڈ رہا ہیں۔۔ "طلاق دینے کے لئے

وہ نیند سے ڈر ڈر اٹھتی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہیں طالعہ، وہ یہاں نہیں ہیں"

رہنما تسلی دلاسے دے کر پھر سلاتی تھی

بڑی مشکل سے وہ سنبھلی تھی۔

وہ سنبھلنے کے بعد سے ایکدم چپ اور خاموش ہو گئی تھی، ابھی بھی وہ گھٹنوں کے گرد باہیں پھیلائیں بیٹھی تھی

رہنما کافی کے دو مگ دونوں ہاتھ میں سنبھالتی اندر داخل ہوئی۔ایک مگ طالعہ کو تھامتی ہوئی وہ اس کے سامنے بیٹھی۔

"تم نے اس دن مال میں یقیناً اسے دیکھا ہوگا؟"

رہنما اتنے دنوں میں پہلی مرتبہ یہ پوچھ رہی تھی طالعہ رہنما کو خاموشی سے دیکھتے سر اثبات میں ہلائی۔ رہنما لب بھنیچے اسے دیکھتی رہی۔

"اب اگر پھر کبھی وہ نظر آگیا تو تم پھر اپنی طبیعت خراب کر لو گی ہیں ناں"

رہنما بڑے خشک لہجے میں پوچھ رہی تھی

طالعہ کے آنکھوں میں آنسوں جمع ہونے لگے تھے۔

تم نہایت کمزور ہو بہت زیادہ ہی کمزور ہو کہ ایک معمولی سے مرد کا سامنا نہیں کر" "سکتی

سنا تم نے طالعہ عالم حسن کہ تم بہت کمزور اور ڈرپوک ہو اور مجھے افسوس ہے کہ " "میں تم جیسی ڈرپوک سے محبت کرتی ہوں

رہنما بڑے تنفر سے کہتی ہوئی جھٹکے سے اٹھ کر باہر چلے گئی

اور طالعہ جس کے آنکھوں میں آنسوں جمع ہونے لگے تھے آنسوں جیسے حیرت سے جم گئے تھے۔

اور رہنما فردوس باہر نکل کر فاتحانہ انداز میں مسکرائی

"اب آئے گا پہاڑ اونٹ کے اوپر"

اور پھر وہی ہوا جو رہنما فردوس نے سوچا تھا

"لویو ٹو"

شام میں طالعہ اس کے پاس گئی تھی اور مسکراتے ہوئے بولی

سنجیدہ چہرہ بنائے کام کرتی ہوئی رہنما نے اسے گھور کر دیکھا تھا اور پھر منہ بنا کر دوبارہ کام کرنے لگی تھی

"یار رہنما تم جب سنجیدہ ہوتی ہو تو بہت ڈر لگتا ہے"

www.novelsclubb.com

طالعہ آنکھیں پھیلائیں کہہ رہی تھی

"کس چیز کا ڈر؟"

چہرے کو اور زیادہ سنجیدہ بناتے ہوئے رہنما نے پوچھا تھا

"یہی کہ تم اگلے ہی پل ہنس پڑو گی"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طالعہ معصومیت سے آنکھیں گھوماتے ہوئے بولی اور رہنما ہنس پڑی تھی، ساری سنجیدگی پر پانی پھر گیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو گئی ہو؟"

رہنما بڑی گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھی

"ہاں"

طالعہ اطمینان سے بولی

"اب کب پھر سے طبیعت خراب کرنی ہے؟"

"کبھی بھی نہیں"

طالعہ مضبوطی سے بولی البتہ آنکھوں میں سرخی دوڑ گئی تھی

"گڈ۔۔۔یہی تو میری بیسٹ فرینڈ ہے"

رہنما نے اسے داد دی جس پر وہ بڑی مشکل سے مسکرائی تھی

www.novelsclubb.com

گذرتا ہوا واقعہ گذرتا ہی تو نہیں ہے بلکہ وہ یاد بن کر بار بار گذرتا ہے۔اور آج پھر جب وہ سامنے آیا سارے واقعات، نقصانات، دکھ، اذیت، تکالیف یاد آ گئے تھے۔

وہ آج پھر رہنما کے ساتھ انٹریو کے لئے آئی تھی وہ دونوں باقی سب امیدواروں کے ساتھ بیٹھی تھیں کہ کان میں لڑکیوں کی آوازیں آنے لگیں تھیں

"یہ مغرور سا ہنڈسم یہاں کا باس ہے"

"اف کتنا ہنڈسم ہے؟"

"اور مغرور بھی۔۔"

"یار ہنڈسم اور رچ ہے تو مغرور تو ہو گا ہی"

"یار طالعہ واقعی باس بے حد ہنڈسم ہے"

"رہنما نے بھی اس کے کان میں سرگوشی کی "اچھا

www.novelsclubb.com

وہ ایک بے تاثر نظر اٹھا کر اسے دیکھی جو قریب سے گذر رہا تھا اور وہ بھی ایک سرسری سی نظریں امیدواروں پر دوڑا رہا تھا۔

دونوں کی نظریں ملی اور لگا جیسے کائنات تھم سی گئی ہو۔ وقت پیچھے ہوا تھا ہر واقعہ پہلے دن سے لے کر دوہرا رہا تھا اور پھر ان کے درمیان آخری واقعہ ٹھہر گیا تھا۔

" میرا کوئی اسٹینڈرڈ ہے اس کی اوقات ہی کیا ہے میرے سامنے "

ایسا لگ رہا تھا جیسے آج پھر وہ ذلیل ہو رہی ہو۔

اور تم لوگوں کو تو پتہ ہی ہے میری پہلی اور آخری محبت صرف اور صرف فرانہ " ہے "

آج پھر ایسا لگ رہا تھا کہ اس کے دل کے ٹکڑے ہو رہے ہو

" اسے طلاق دو "

ذہن میں جیسے ہی یہ لفظ چمکا وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"طالعہ کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو؟"

رہنما پریشانی سے اسے جھنجھوڑ رہی تھی

"ہا۔۔۔ں۔۔۔۔نن۔۔۔نہیں۔۔۔میں گھر جا رہی ہوں"

وہ لڑکھڑاتے لہجے میں کہتی ہوئی فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور بھاگنے جیسے انداز میں مڑی تھی چند قدم ہی چلی ہو گی کہ رک گئی

سامنے وہ کھڑا تھا بہت طنزیہ انداز میں اسے دیکھتا ہوا۔وہ ساقط ہوئی

آج پھر غائب ہونا چاہتی ہو؟۔۔بھاگنا چاہتی ہو؟،چھپنا چاہتی ہو؟،کیوں طلاق"

"کے ڈر سے؟

وہ آج پھر اسے بڑی بے رحمی سے ذلیل کر رہا تھا۔

طالعہ کے آنکھوں میں آنسوں جمع ہونے لگے تھے

"تمہارے نا ہونے سے کسی کو فرق تو نہیں پڑا مگر نانو جانی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ تلخ لہجے میں کہتے کہتے رکا تھا اور طالعہ کا بے تحاشا دھڑکتا دل خوف سے رکا۔

"کیا ہوا نانو جانی کو؟"

اس نے بے قراری سے پوچھا

اوہ تو تمہیں نانو جانی کی فکر ہے ورنہ میں تو سمجھا تھا صرف خود کے لئے جیتی ہو"

"تم

وہ بہت سرد لہجے میں بولا

"وہ بس کچھ دن اور جینے والے ہیں"

وہ بے رحمی سے کہتا ہوا پلٹا تھا اور اس کے دل نے جیسے دھڑکنے سے انکار کر دیا تھا

۔وہ دل پر ہاتھ رکھے بے جان ہو رہی تھی

"تم ٹھیک تو ہو طالعہ؟"

رہنما نے فوراً آگے بڑھ کر اسے سنبھالا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور ہاں اگر تم میرے نکاح میں رہنا چاہتی ہو تو میں تم پر رحم کر سکتا ہوں"

وہ جاتے ہوئے پلٹ کر دوبارہ اس تک آکر کہنے لگا تھا

"تمہیں بھی اپنے ساتھ رکھ سکتا ہوں"

وہ بہت بے رحمی سے کہہ رہا تھا۔

سن ہوتے دماغ کے ساتھ طالعہ اس کے الفاظ ذہن میں دہرا رہی تھی اور جب سمجھ آیا تو شیرنی بن کر جھپٹ پڑی۔

تم کیا مجھ پر رحم کرو گے مسٹر ایلاف آفندی میں خود تمہیں ٹھکراتی ہوں، تم خود"

"مجھ سے رحم کی بھیک مانگو گے مگر یاد رکھنا میں رحم نہیں کروں گی

وہ اس کا کلر پکڑ کر جھٹکا دی جس سے کوٹ کے اندر پہنے شرٹ کے اوپری بٹن ٹوٹے تھے

"یاد رکھنا رحم نہیں کروں گی"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نفرت سے کہتی ہوئی وہ پلٹ گئی تھی

آس پاس بہت سارے لوگ جمع ہو گئے تھے

"نانو جانی ٹھیک نہیں تھے"

وہ اب پھر سے غائب دماغی سے چل رہی تھی، رہنما نے فوراً آگے بڑھ کر لڑکھڑاتی ہوئی طالعہ کو تھاما تھا۔

دوست کا کیا حق ہوتا ہے؟

یہی ناں لڑکھڑاتے دوست کو تھامے گرنے سے بچالے تو رہنما فردوس بہترین طریقے سے دوستی کا حق ادا کر رہی تھی۔

"میری جان طالعہ تم کہاں چلی گئی تھی مجھ بوڑھے کو چھوڑ کر"

امان اتقی نے طالعہ کو جو خود سے لگایا تو چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے جیسے خوف ہو کہ اگر خود سے الگ کئے تو اسے پھر سے کھو دے گے۔

اس بوڑھے سے کوئی غلطی ہوئی تو بتاتی کیوں سزا دینے کے لئے چھوڑ کر چلی گئی" تھی "

امان اتقی کے شکوے ختم ہی نہیں ہو رہے تھے

"مجھے معاف کر دیجئے نانو جانی "

اور وہ بھی ان کے سنے سے لگی زار و قطار روئے جا رہی تھی اور معافی مانگی جا رہی تھی۔

جس طرح وہ بغیر سوچے سمجھے اس گھر سے گئی تھی اسی طرح بغیر سوچے سمجھے اس گھر میں دوبارہ آگئی تھی۔

جہاں گھر والے اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے ویسے ہی ناگوار ہو کر برے برے سے منہ بنا کر باتیں بنا رہے تھے۔

نانو جانی کی وجہ سے وہ گھر واپس لوٹ آئی تھی اور ساتھ میں رہنما فردوس کو بھی گھسیٹ لائی تھی۔

رہنما آنا ہی نہیں چاہتی تھی مگر اب تو جیسے رہنما طالعہ کے لئے آکسیجن کی طرح ضروری ہو گئی تھی اور وہ رہنما کے لئے پانی کی طرح جس کا رہنما ڈنکے کے چوٹ پر علان کرتی تھی۔

ابھی وہ دونوں کمرے سے ڈنر کے لئے نکلے تھے جبھی سیڑھیاں اترتے ہوئے انہیں وہ دیکھا

بڑی شان سے انہیں نظر انداز کئے گذر ا جا رہا تھا۔

"واہ کیا انداز ہے ہیرو کے"

رہنما جی بھر کر فدا ہوئے جارہی تھی۔

جس پر طالعہ نے گھور کر اسے دیکھا تھا جبھی اس کے پیچھے فرانہ آتے ہوئے دیکھی

بلیک جینز پر وائٹ شرٹ اور بلیک کوٹ میں دونوں شاید ساتھ آفس سے آئے"

تھے سوچ کر ہی اس کے دل میں چوٹ لگی تھی

(تو دونوں کی شادی ہوگئی)

"تمہیں بھی اپنے ساتھ رکھ سکتا ہوں "

اس ظالم اور بے مہر شخص کے جملے اسے یاد آئے تھے۔ بڑی مشکل سے اس نے

آنکھوں کو آنسوؤں سے بھرنے سے روکا تھا۔

"یہ حسین پری کون ہے؟"

رہنما فرانہ کے حسن سے بری طرح متاثر ہوئی تھی۔

ادھر وہ دونوں ایک دوسرے کو ایک ٹک دیکھتے ہوئے مد مقابل رک گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

طالعہ کی آنکھوں میں آج بھی اعتبار ٹوٹنے کا دکھ تھا مگر فرانہ کے آنکھوں میں اس کے لئے نفرت کے شعلے بھڑک رہے تھے

"تو تم واپس آگئی ہو؟"

نہایت ناگواریت اور ناپسندیدگی سے فرانہ نے پوچھا تھا

" ہاں ناچاہنے کے باوجود"

اس نے نہایت پرسکون انداز میں جواب دیا تھا

"بہت بڑی غلطی کی"

فرانہ کی آنکھوں میں ہی نہیں لہجے میں بھی آنچ تھی

"وہ کیسے؟"

طالعہ سمجھ نہیں پائی کی فرانہ کیوں اتنا ناراض ہو رہی تھی، ناراض تو اسے ہونا چاہیئے تھا بھروسہ تو اس کا ٹوڑا گیا تھا۔ تو کیا وہ اس لئے ناراض ہو رہی تھی کہ وہ ابھی تک اس کے شوہر کے نکاح میں تھی

(آہ! اس کے شوہر کا نکاح میں)

اسے اپنے علاوہ کسی دوسرے کا ہوتے دیکھنا کتنا تکلیف دہ تھا

"یہاں آکر، تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا"

"ارے واہ تم تو ولن والے ڈائیلاگز بہت اچھے مارتی ہو"

رہنما فردوس کی زبان مبارک آخر کب تک خاموش رہتی

فرانہ نے سوالیہ نظروں سے رہنما کو دیکھا تھا۔

"میں رہنما فردوس طالعہ کی بیسٹ فرینڈ ہوں"

رہنما نے گردن اکڑئے اتراتے ہوئے خود ہی اپنا تعرف کروایا تھا اور کیا ہی تعروف تھا کہ طالعہ اور فرانہ کئی لمحات تک سن سے کھڑے رہے تھے

فرانہ کے دل میں گلٹی ابھر کر ڈوبی تھی۔اور پھر بغیر کچھ کہے آگے بڑھ گئی تھی

"کیا یہی فرانہ تھی؟"

رہنما کو بتانا نہیں پڑا تھا وہ طالعہ کے چہرے کے تاثرات سے پہچان گئی تھی

اس نے ایک زخمی مسکراہٹ کے ساتھ گردن کو ہاں میں ہلایا تھا

وہ اپنی پرانی مخصوص کرسی پر بیٹھنے والی تھی کہ کسی نے کرسی کو اپنی جانب کھینچا تھا

www.novelsclubb.com

"اس کرسی پر میں بیٹھتا ہوں"

وہ مغرورا کھڑ لہجے میں کہہ رہا تھا

"مگر یہ میری کرسی تھی"

اس نے بھی ضدی لہجے میں کہتے ہوئے کرسی کو اپنے جانب کھینچنے کی کوشش کی۔

"تمہاری کرسی تھی۔۔"

اس نے تھی پر زور دیا تھا

"جیسے تم چھوڑ چکی تھی"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولا

"میری ہی تھی میری ہی ہے اور میری ہی رہے گی کیونکہ یہ میری ہیں"

طالعہ بھی اس کے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولی یا اسے باور کروائی کہ اب وہ اس سے نہیں ڈرتی، ڈٹ جائے گی مگر اب پیچھے نہیں ہٹے گی۔

www.novelsclubb.com

"تو تمہیں. لڑنا بھی آتا ہے اسٹرینج"

اس کی مسکراہٹ بڑی طنزیہ تھی

"ہوں مجھے لڑنا آتا ہے"

وہ کسی بھی لمحے اس سے کمزور نیں پڑنا چاہتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

'تو پھر تم اپنے شوہر کے لئے کیوں نہیں لڑی؟، کیوں بھاگ گئی تھی؟"

وہ بہت سختی سے پوچھ رہا تھا

طالعہ کی ہاتھ کی گرفت کرسی سے چھوٹی تھی۔

سارے احساس ساقط ہوئے تھے وہ سن سا اسے دیکھے جا رہی تھی

"آپ دونوں جھگڑا نا کرے، اس کرسی پر میں بیٹھ جاتی ہوں"

رہنما فردوس فورا بندر کی طرح انصاف کرتی ہوئی کرسی پر بیٹھی تھی

نانو جانی جو دونوں کو کب سے ایک دوسرے سے لڑتے دیکھ دکھی ہو رہے تھے

رہنما کے اس اقدام پر ہنس دیئے

"آہنہ خوش قسمت ہیں کہ اس کے پاس تم جیسی بیٹی ہیں"

نانو جانی کے کہنے پر اب وہ باقاعدہ چہکنے لگی تھی

بے شک نانو مما خوش قسمت ہیں کہ میں ان کی بیٹی ہوں، طالعہ خوش قسمت ہیں" کہ میں اس کی بیسٹ فرینڈ ہوں، اور آپ بھی خوش قسمت ہیں کہ اب میں آپ کی "نواسی ہوں

رہنما بہت اتراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ ٹیبل پر موجود سارے لوگ اسے دیکھ اور سن رہے تھے، نانو جانی یہ سن کر بری طرح فدا ہو رہے تھے

"دیکھا جو بھی مجھے دیکھتا فدا ہو جاتا ہیں"

وہ کہتے ہوئے اپنے بازو والے کو کہنی ماری تھی، بازو والا اور کون ہوں گا بھلا، یقیناً طالعہ۔

www.novelsclubb.com

رہنما نے فخر سے طالعہ کو دیکھنے کے لئے گردن گھمایا تھا مگر اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئی تھی۔

"تم۔۔۔۔۔م؟ یہاں کیا کر رہے ہو؟"

رہنما کے بازو میں بیٹھا تحشم اتقی اسے بڑے فدا ہونے والے انداز میں تک رہا تھا۔

نانو جانی کے ضد کرنے پر وہ دونوں بھی آفس جا رہیں تھیں، طالعہ تو بلیک گاون اور ریڈ اسٹال کو نماز جیسے اسٹائل میں سر اور سینے پہ لپیٹے ہوئے تھی البتہ رہنما فردوس کی تیاری دیکھنے لائق تھی

بلیو جینز پر گھنٹوں سے کچھ اوپر آتا وائٹ ٹاپ تھا جس پر لیڈیز بلیک کوٹ پہنے ہوئے تھی گردن میں بلیو اسٹال رسی کے مانند جھول رہا تھا، بلیو کلر کے شیڈز والا گوگل (چشمہ) پیشانی کے ذرا اوپر بالوں میں ٹکا تھا

اور جب وہ پونی ٹیل کو جھلاتے ہوئے طالعہ تک آئی بہت خوبصورت اور اسٹائلیش لگ رہی تھی

مگر طالعہ کے ڈاٹنے پر گلے میں جھولتا اسٹال سر پر آچکا تھا اور گوگل آنکھوں پر۔

"آخر پتہ تو چلنا چاہئے کہ رہنما فردوس بزنس ومین ہیں"

آفس کے کاریڈور میں رہنما اترا کر بولی

اپنے کیبن سے نکلتا تحشم اتقی نے رہنما کو دیکھ کر دل پر ہاتھ رکھا تھا

اس کی حرکت دیکھ کر رہنما نے دانت پیسا تھا اور طالعہ ہنس دی

"لگتا ہیں رہنما تم پر یہ بری طرح فدا ہوا ہے"

"تم جاو میں اس کا دماغ ٹھکانے لگا کر آتی ہوں"

رہنما پیر پٹختے ہوئے تحشم اتقی کی جانب بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس کا کچھ نہیں ہو سکتا"

طالعہ رہنما کے انداز پر ہنستی ہوئی نانو جانی کے کیبین کا دروازہ کھولی

طالعہ کی ہنسی ساقط ہوئی تھی ساتھ میں وہ بھی۔

سامنے ہی گلاس وال کے قریب وہ دونوں کھڑے تھے بے حد قریب ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے وہ نرمی سے کچھ کہہ رہا تھا، فرانہ کی پلکیں جھکی تھی لرز رہی تھی۔

آگ یا جلن کسے کہتے ہیں؟

کیا وہ آگ جو بظاہر جسم کو جھلساتا ہیں یا وہ آگ جو جسم کو ان دیکھی آگ سے جھلسا دیتا ہیں، اس کا تن بدن بھی بھڑ بھڑ کر کے جل رہا تھا اور دل تو جیسے راکھ ہوا جا رہا تھا۔

****

نہیں چاہتی تھی کہ دونوں میں سے کوئی بھی اسے دیکھے، وہ خاموشی سے بے حد دھیرے سے پلٹ گئی تھی۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ کسی نے سے پلٹتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

طالعہ کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا وہی اس دن کے مناظر آنکھوں کے سامنے سے گذر رہے تھے، وہ آج پھر سے ذلیل ہو رہی تھی، بکھر رہی تھی اس نے آج پھر اپنی زندگی کے دو قیمتی لوگوں کو کھو دیا تھا۔

وہ نجانے فٹ پاتھ پر کب تک چلتی رہی تھی۔

"طالعہ باجی"

جبھی جیسے کسی نے اسے آواز دیا تھا۔وہ پلٹی سامنے ہی افضل کھڑا تھا جو نانی جانی کا اسپیشل ڈرائیور تھا، پتہ نہیں اس نے طالعہ کو کیسے ڈھونڈا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں باجی"

افضل کار کا پچھلا دروازہ کھولے کھڑا تھا اور وہ بکھرے وجود کے ساتھ جیسے سیٹ پر ڈھے گئی تھی۔

وہ میرے ضبط کو ہر آن آزماتا رہا

میں سنگ زاد ہوں اسے مگر خبر کب تھی

"طالعہ۔۔۔۔"

نجانے کتنا وقت ہوا تھا کہ وہ دنیا جہاں سے ناراض کمرے میں بند آنسوں بہانے میں مصروف تھی کہ رہنما کی آواز پر اسے ہوش آیا تھا

"طالعہ تم ٹھیک تو ہو؟"

رہنما کمرے کے لائٹس آن کرتی ہوئی اندر آئی اور طالعہ کو اس طرح بیڈ پہ اوندھا پڑے دیکھ بری طرح گھبرائی تھی

"ٹھیک ہوں"

مرجھائے چہرے کے ساتھ وہ اٹھ بیٹھی تھی

" مجھے تو نہیں لگ رہی"

رہنما نے اس کا چہرہ غور سے دیکھتے ہوئے کہا، جو سرخ اور سوجا ہوا نظر آرہا تھا

"ٹھیک دیکھنے کے لئے مجھے کیا کرنا پڑھے گا"

خود کو سنبھالتے ہوئے اس نے رہنما کو دیکھا جو سجی سنوری نظر آرہی تھی۔

گولڈن کلر کے قدموں تک آتے اسٹائلیش سی فراک میں، گولڈن میک اپ اور جیولری میں وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"تم کہی جارہی ہو؟"

طالعہ نے بے ساختہ پوچھا تھا

"صرف میں ہی نہیں تم بھی"

رہنما نے کہنے کے ساتھ ہی والڈراپ کھولا تھا

" میں کہی نہیں جارہی"

طالعہ نے صاف منع کیا تھا

www.novelsclubb.com

"مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا"

بے بی پنک کلر کا خوبصورت سا باربی گاون نکالتے ہوئے کہا،

رہنما نے ہمیشہ کی طرح دونوں کانوں کا صحیح استعمال کیا تھا

اور پھر واقعی میں رہنما نے کچھ سنائی نہیں دیا تھا، طالعہ کی ہزار انکاریں، صلوتیں، منتیں کچھ بھی نہیں اور طالعہ کو ہمیشہ کی طرح رہنما فردوس جیسی بہری کے سامنے ہار ماننا پڑا۔

بے بی پنک کلر کے خوبصورت اور اسٹائلش سے ڈریس میں اس کا رنگ کھل اٹھا تھا، پنک کلر کے پتھروں کے ائیر رنگز، اس کی گردن کو چھو رہے تھے، پنک میک اپ میں وہ بہت اٹریکٹیو اور خوبصورت لگ رہی تھی۔

"اپنی بیسٹی پر سو جان سے میں فدا"

رہنما فردوس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ طالعہ پر قربان ہو جائے

طالعہ نے رہنما کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا

"اف ظالم غصے میں اور بھی کمال کی لگتی ہو"

رہنما نے کسی لوفر کے سے انداز میں کہا تھا

جس پر طالعہ مسکراہٹ نہیں روک پائی تھی

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا"

"تم کچھ مام کی طرح نہیں ہوتی جا رہی ہو"

طالعہ کے کہنے پر رہنما نے منہ بنا کر کہا تھا

www.novelsclubb.com

"اب چلو ہمیں لیٹ ہو رہا ہیں"

رہنما نے طالعہ کی کلائی کھینچتے ہوئے کہا تھا

"جانا کہاں ہیں؟"

طالعہ کے پوچھنے پر رہنما ایک مرتبہ پھر بہری بن گئی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طالعہ غصے سے دانت پیستی ہوئی آگے کچھ کہتی کہ آخری سیڑھی پر فریز ہو گئی

ہال میں کافی گہما گہمی تھی اور دور لان تک یہ منظر چھایا ہوا تھا یہ گہما گہمی دیکھ کر صاف پتہ چل رہا تھا کہ کچھ خاص فنکشن ہیں

"رہنما کیا آج کوئی فنکشن ہیں؟"

طالعہ آگے جاتی ہوئی رہنما سے پوچھا تھا جس نے کوئی رسپانس نہیں دیا

"رہنما فردوس۔۔۔"

طالعہ کو رہنما کے برتاو پر بہت غصہ آرہا تھا پہلے ہی دن بھر کا فرسٹیشن اور اب رہنما۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ شدید طیش میں بھر کر رہنما کے جانب تیزی سے بڑھی تھی کہ اسے روک کر کھری کھری سنائے گی۔ مگر جبھی وہ کسی سے بری طرح ٹکرائی تھی

"مس آپ کو دیکھ کر چلنا آتا ہے یا نہیں؟"

ایلاف اس طرح ٹکراتی ہوئی لڑکی کو کھری سنا رہا تھا جو دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے سر جھکائی ہوئی تھی۔

"مجھے تو دیکھنا آتا ہے مگر شاید تمہیں نہیں آتا"

سر جھکائے پیشانی سہلاتی ہوئی طالعہ نے جیسے ہی ایلاف کی آواز سنی مزید تپی، جھٹکے سے سر اٹھاتے ہوئے غصے سے اسے گھور کر کہتے ہوئے وہ آگے بڑھی تھی، ایلاف طالعہ کا چہرہ دیکھ کر ٹھٹکا تھا۔

"ہاں شاید تمہارے معاملے میں میں اندھا بن گیا ہوں"

آگے جاتی ہوئی طالعہ کی کلائی پکڑ کر دوبارہ اپنے سامنے کرتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاو ڈیر یو؟"

جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑاتے ہوئے وہ غرائی

ایلاف طالعہ کے انداز پہ ایک لمحے کے لئے دنگ ہوا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمہیں چھونے کے لئے مجھے کسی ہمت کی ضرورت ہی کیا ہیں مجھے جو شوہر ہونے "

"کی جو پوزیشن ملی وہی کافی ہیں

طالعہ کے کان میں جھک کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

طالعہ کا جسم اس ہے جملے پر جیسے جھلس اٹھا تھا

تو پھر تمہاری یہ اکڑ ٹوٹنے والی ہیں کیونکہ میں تمہیں مزید اس پوزیشن پر رکھنے والی"

" نہیں ہوں، اور تم اس لائق ہو بھی نہیں

ایلاف کے آنکھوں میں دیکھتے وہ بہت تلخی سے بولی تھی ایک آگ تھی جو طالعہ کے آنکھوں میں بھڑ بھڑ جل رہی تھی جو ایلاف کو جھلسا گئی تھی

ایلاف کی مسکراہٹ سمٹی پیشانی پہ بل پڑے

"اس کا مطلب کیا ہے؟"

" یہ تم پوچھ رہے ہو جس سے بہتر کوئی جان نہیں سکتا"

www.novelsclubb.com

طنز سے کہتی وہ آگے بڑھ گئی تھی

ایلاف کی نظروں نے ان گلابی لباس کا دور تک پیچھا کیا تھا۔اس کے ماتھے پہ سوچوں کی لکیریں ابھر آئی تھی۔

"رہنما کو کسی نے دیکھا کہ وہ کہاں ہیں؟"

لڑکیوں کے ایک گروپ سے اس نے پوچھا تھا۔

"میں نے اسے آوٹ ہاوس میں جاتے دیکھا تھا"

"آوٹ ہاوس میں وہ کیا کر رہی ہیں؟"

طالعہ نے حیران ہوتے ہوئے آوٹ ہاوس کا ڈور کھولا اور ڈور کھولنے پر نظر آتے منظر نے اسے اور حیران کیا تھا۔

رہنما فردوس ڈریسنگ مرمر کے سامنے چیئر پر بیٹھی فرانہ کی تیاری میں مدد کر رہی تھی

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"میں فرانہ کی تیاری میں مدد کر رہی ہوں"

رہنما نے اطمینان سے جواب دیا تھا

"وہ تو نظر آرہا ہے"

طالعہ نے جل کر کہا تھا اور غصے سے فرانہ کو دیکھا (فساد کی جڑ ن ہو تو)

فرانہ کے تیور بھی کچھ ایسے ہی تھے۔

"مجھے اکیلے میں تم سے بات کرنی ہیں"

www.novelsclubb.com

فرانہ رہنما سے ڈوپٹے کا پلو نا گواری سے چھڑاتے ہوئے طالعہ سے کہا

اور طالعہ نے فرانہ کے رہنما کے ساتھ برتاو پر رہنما کو دیکھ کر طنزیہ مسکرائی تھی

جیسے کہہ رہی ہو اور کرو چاپلوسی

رہنما طالعہ کو مسکراتے دیکھ خود بھی ڈھٹائی سے مسکرائی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"!ڈھیٹوں کی ملکہ"

طالعہ نے رہنما کو لقب سے نوازہ تھا

"شکریہ"

جسے رہنما فردوس نے بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیا

اور طالعہ کو آنکھ مارتی ہوئی باہر نکل گئی تھی

رہنما کے باہر جانے کے بعد اس نے سوالیہ نظروں سے فرانہ کو دیکھا جو اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں نے اسے چھوڑ دیا"

طالعہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں وہ کہہ رہی تھی

"کسے چھوڑ دیا؟"

"ایلاف کو"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طالعہ کی سانسیں رکی تھی۔خود کو کمپوز کرنے کے لئے اس نے آنکھیں کئی لمحے کے لئے بند کر کے کھولا۔

"تو میں کیا کروں؟"

"تم نے پوچھا ہی نہیں کہ میں نے اسے کیوں چھوڑ دیا؟"

فرانہ کو انداز کچھ عجیب تھا

"سنو فرانہ اب تم پھر سے کونسا گیم کھیلنا چاہتی ہو؟"

طالعہ تلخ ہوئی

www.novelsclubb.com

"میں نے اسے اسی کے خاطر چھوڑ دیا"

فرانہ نے جیسے طالعہ کی کوئی بات نہیں سنی تھی

بس بہت ہو گیا مجھے اب کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم دونوں کیا کر رہے ہو،ہاں مگر"

"میں نے بھی ایک فیصلہ کیا ہیں کہ میں اس سے طلاق لوں گی اور تمہیں۔۔۔۔

طالعہ سینے میں تڑپتے مچلتے دل کو نظرانداز کئے کہہ رہی تھی اس کی باتوں پر جہاں فرانہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی وہی دروازہ زور سے بند ہونے کی آواز پر وہ دونوں خوف سے اچھل پڑیں

جس سے طالعہ کی بات ادھوری رہ گئی تھی

طالعہ نے پلٹ کر دیکھا جہاں دروازے کے ساتھ وہ لگا کھڑا تھا بڑے خطرناک اور جارحانہ تیور تھے اس کے

(کیا اس نے سب سن لیا؟)

طالعہ کا دل نجانے کیوں بے ساختہ سہما۔

"فرانہ تمہارا باہر انتیظار ہو رہا ہیں"

طالعہ کو بری طرح نظرانداز کئے وہ فرانہ سے نرمی سے مخاطب تھا۔فرانہ نے ایک نظر اسے دیکھ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی،طالعہ بھی موقع غنیمت جان کر فرانہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے پیچھے نکلنا چاہتی تھی کہ دروازہ دوبارہ کھٹ سے بند ہوا تھا۔اور وہ سامنے دروازے سے لگا کھڑا تیکھے تیوروں سے گھور رہا تھا۔

"مم۔۔مجھے باہر جانا ہے"

تھوک نگلتے ہوئے وہ بولی تھی۔بلیک ڈنر سوٹ میں وہ خاصا ہینڈ سم اور اسمارٹ لگ رہا تھا کمبخت جوتوں سمیت دل میں گھسا جا رہا تھا،طالعہ اس پر سے نظریں ہٹا گئی

'میری زندگی کو بیچ منجدھار پہ چھوڑ کر تم جانا چاہتی ہو؟"

خطرناک تیوروں سے اسے بازو سے پکڑ کر نرمی سے دروازے سے لگایا تھا۔طالعہ کی سانسیں رکی تھی

www.novelsclubb.com

"تم شروع سے ظالم اور بے حس تھی میں جانتا تھا پھر بھی پھنس گیا"

اس کے دائیں بائیں دروازے پر بازو ٹکائے اس کے چہرے پر جھکے کہہ رہا تھا جو اس کی اتنی قربت پر ہی بوکھلا گئی تھی وہ کیا کہہ رہا تھا کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی اور تبھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے دھکا دے کر اسے پیچھے ہٹایا تھا اور چاہتی تھی کہ دروازہ کھول کر جلدی سے باہر نکل جائے مگر اس نے ہاتھ پکڑ اسے کھینچا تھا وہ سیدھا اس کے سینے سے آ ٹکرائی تھی

" میری بات سنے بغیر تم باہر نہیں جاسکتی"

باہوں کے حصار سے نکلنے کے لئے مچلتی طالعہ کا چہرہ مزے سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا تھا

"تو شرافت سے بات کرو نا یہ کون سا طریقہ ہیں بات کرنے کا"

شرماہٹ اور جھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات سے اس نے کہا تھا جس پر ایلاف نے ہنستے ہوئے اسے چھوڑ دیا تھا

"کیا بات کرنی ہیں تم نے؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سینے میں موجود موم کی طرح پگھلتے دل کو اگنور کرتے ہوئے وہ سختی سے اس سے پوچھ رہی تھی

بھلا اپنی کمزوری وہ اس پر کیسے ظاہر کر سکتی تھی۔

ایلاف نے طالعہ کو ہاتھ پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا تھا، اور خود پنجو کے بل اس کے قدموں کے پاس بیٹھا تھا کہ دنوں ہاتھ طالعہ کے پیروں کو تھامے ہوئے تھے۔

"آئی ایم ساری"

اس کے قدموں میں بیٹھے بے حد پچھتاوے اور ملال سے کہہ رہا تھا۔ طالعہ سن سی ہو گئی تھی

www.novelsclubb.com

ہر اس غلطی کے لئے معاف کر دو جو میں نے کی ہیں، میں جانتا ہوں کہ میری" غلطی چھوٹی نہیں ہیں، معافی کے قابل بھی نہیں ہیں مگر میں پھر بھی چاہتا ہوں کہ "تم مجھے معاف کر دو

وہ مغرور شہزادوں جیسا آن بان والا شخص نہایت ہارے ہوئے انداز میں کہہ رہا تھا۔

اب اور کونسا گیم کھیلنا چاہتے ہو میرے ساتھ، اب اور کیا چھیننا چاہتے ہو مجھ سے،"

"دیکھو میرے پاس اب کچھ بھی نہیں ہیں

صوفے سے اٹھ کر اس سے دور جاتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی

" صحیح کہا میں نے فرانہ کے کہنے پر تمہارے ساتھ گیم کھیلا تھا۔۔۔"

شکستہ سے انداز میں وہ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا

فرانہ جو تم سے جیلس تھی ان محبتوں کی وجہ سے جو تمہیں نانو جانی اور ماموں سے" ملتی تھی، اس کا خیال تھا تمہاری وجہ سے ان سب کے ساتھ نا انصافی ہوتی تھی، فرانہ کہتی تھی کہ ایک عام سی لڑکی میں اتنا گھمنڈ اور اکڑ کیوں ہیں؟، وہ تمہارا گھمنڈ اور اکڑ توڑنا چاہتی تھی اور جب اسے پتہ چلا کہ تم مجھے پسند کرنے لگی ہو تو وہ مجھ سے

چاہتی تھی کہ میں دیکھاوا کروں کہ تمہیں پسند کرتا ہوں جس پر پہلے تو میں نے اسے منع کر دیا تھا مگر پھر اس کے ضد کے سامنے ہار گیا کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، اور پھر میں نے تمہارے ساتھ محبت کا ڈرامہ کیا مگر ہمارا پلان اس وقت بگڑا جب نانو جانی اور مام نے سپرائز کے طور پر ہمارا نکاح کر دیا، پتہ ہی نہیں چلا تھا کہ کب ایک گیم حقیقت بن گیا، محبت کا جھوٹا ناٹک کرتے کرتے کب مجھے تم سے سچی محبت ہو گئی احساس تو اس دن ہوا جب تم میرے سامنے ٹوٹی بکھری ہوئی کھڑی تھی، تمہیں اس حالت میں دیکھ کر میرے اندر کوئی تم سے زیادہ ٹوٹا تھا۔اور جب مامی نے کہا کہ تمہیں طلاق دے دوں تو مجھے لگا کہ کوئی میرے اندر چیخ کر کہہ رہا ہے کہ اگر تم نے اس لڑکی کو چھوڑا تو یہ ہی نہیں تم بھی مر جاوگے، اور پھر سے کے بعد تم بنا کسی کو کچھ بتائے چلی گئی تم نہیں جانتی کہ اس کے بعد کیا قیامت برپا ہوئی تھی، نانو جانی کو ہارٹ اٹیک آیا تھا، اور میں تو شاید اندر سے ہی مر گیا تھا یہ خیال ایک پل چین نہیں لینے دیتا تھا کہ تم کہا ہو گی؟، کیسی ہو گی؟، دو دن تک دن رات

کی پرواہ کئے بغیر تمہیں میں نے پاگلوں کی طرح ڈھونڈا تھا اور پھر تیسرے دن کال آیا کہ تم آئی سی یو میں ہو، تمہارا نروس بریک ڈاون ہوا ہیں، اور وہ کال رہنما کا تھا، میں وہاں بھاگا گیا تھا تمہیں اس حال میں دیکھ کر دل جیسے خون ہو رہا تھا، میں جانتا تھا کہ تم تکلیف میں ہو، تمہیں سنبھلنے کے لئے کچھ وقت چاہئے سو میں نے آپہل نہ آنٹی کو کنونس کیا کہ وہ تمہیں اس وقت اپنے پاس رکھے جب تک تم سنبھل نہیں جاتی، رہنما اور آپہل نہ آنٹی ہر وقت میرے کانٹیکٹ میں تھیں، پھر تمہارا مجھ سے سامنا ہوا رہنما تمہیں آفس لے گئی جو کہ میرا پلان تھا تمہیں بیت اتقی میں دوبارہ واپس لانے کے لئے"

www.novelsclubb.com

وہ کہہ کر رہا تھا

طالعہ حیرت میں غوطہ زن تھی تو رہنما اور آپہل نہ آنٹی شروعات سے اس کے کانٹیکٹ میں تھیں، اور ایلاف اس نے کبھی مجھے کھویا ہی نہیں تھا۔

"اف۔۔۔۔"

مجھے لگا تھا کہ تم اب بھی مجھے چاہتی ہو اسی لئے میں تمہارے ساتھ رہنے کا خواب دیکھنے لگا تھا یہ بھول کر کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا؟، مگر اب مجھے صرف

"تمہاری خوشی عزیز ہیں اگر تم الگ ہونا چاہتی ہو تو ٹھیک ہیں

طالعہ کے سامنے کھڑا وہ طالعہ کے آنکھوں کے تاثرات پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا جو اس کے ہر جملے پر بدلتا گیا تھا کچھ لمحے ایلاف نے طالعہ کے کچھ کہنے کا انتیظار کیا تھا مگر طالعہ ساقط تھی

" تو تم واقعی میں اب مجھ سے محبت نہیں کرتی "

زخمی مسکراہٹ کے ساتھ وہ کہتے ہوئے جانے کے لئے پلٹا تھا

طالعہ کا دل تو کب کا موم بن کر پگھل گیا تھا اور اب اسے اس طرح نا امید اور ٹوٹے قدموں سے لوٹتا دیکھ طالعہ کا دل بھی جیسے اس کے قدموں سے لپٹا جا رہا تھا اور اب کی بار طالعہ اپنے دل کو نظر انداز نہیں کر پائی تھی۔

تم بدل گئے"

وقت بدل گیا

حال سے بدل

پھر مسکرانے کی وجہ بھی بدل گیا

مگر۔۔۔

"رونے کی وجہ آج بھی تم ہو

دروازے کے ہینڈل پہ ایلاف کا ہاتھ تھا جبھی اس کے کانوں نے طالعہ کی آواز سنی تھی، وہ خوش گوار حیرت سے پلٹا تھا، اس کے آنکھوں میں بکھرے ل دئے جیسے جل اٹھے تھے۔وہ طالعہ کے جانب کھینچا گیا تھا

جو آنکھوں میں نمی اور ہنٹوں پہ مسکراہٹ لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"تو تم نے مجھے معاف کر دیا؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چند قدموں کے فاصلے پر رکا وہ پوچھ رہا تھا

"تم سے تو یہ دل کبھی ناراض تھا ہی نہیں"

وہ ایک قدم اس کے جانب بڑھا کر بولی

"آئی ایم ایکسٹریملی سوری"

طالعہ کی بات پر وہ ایک مرتبہ پھر اپنے لئے پر شر مندہ ہوا تھا جو شاید ہمیشہ رہنا تھا

"کیا تم میرے ساتھ رہوں گی میرے کمرے؟"

آنکھوں میں جلتی روشنی قندیلوں کے ساتھ وہ پوچھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"فرانہ کا کیا؟، تمہیں لگتا تھا کہ تمہیں اس سے محبت ہیں؟"

وہ بس ایک اٹریکشن تھا جسے میں محبت سمجھ بیٹھا تھا اور جو محبت تھا اسے اٹریکشن "

سمجھ کر کھو دیا تھا، اور آج فرانہ کی شادی ہیں اس دن جب تم نے مجھے اور فرانہ کو نانو

"کے کیبن میں دیکھا تھا تو میں اس وقت فرانہ کو شادی کے لئے کنونس کر رہا تھا

اوہ تو ان دونوں کی شادی نہیں ہوئی تھی، تھینکس ٹو اللہ، وہ دل میں اللہ کا شکر گزار ہوئی۔ دل جیسے ہلکا ہوا تھا۔

طالعہ درمیان کے سارے فاصلے مٹا کر اس کے قریب جانا چاہتی تھی کہ کچھ یاد آنے پر جیسے ٹھٹھک کر رکی تھی۔

اور وہ سب کیا تھا؟، جو تم مجھ سے جھگڑا کرتے تھے، آفس میں میری بے عزتی کیے تھے، ہاں؟"

آنکھوں کو چھوٹا کیے اسے گھورتی ہوئی پوچھی

وہ سب کچھ نہیں تھا بس ہلکا سا غصہ تھا جو تم پر تھا کہ تم بنا کچھ بتائے بزدلوں کی طرح بھاگ گئی تھی"

وہ طالعہ کے انداز پر کھل کر ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا

"وہ کوئی بزدلی نہیں تھی"

طالعہ شرمندگی بھرے جھلاہٹ سے بولی

"خیر چھوڑو، تم نے کیا پوچھا تھا ابھی کچھ دیر پہلے ساتھ رہنے کے بارے میں"

لبوں پر شرمیلی مسکان سجائے وہ پوچھ رہی تھی

طالعہ کے انداز پر جیسے وہ نثار ہوا تھا

"کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟"

سوال مکمل بدلتے ہوئے وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے پوچھا

ہاں کرتی تھی، کرتی ہوں، کرتی رہوں گی، تم وہ ہو جسے دل نے پہلی نظر میں پسند" کیا تھا، تم دل کی طلب ہو پھر بھلا میں محبت کیوں نا کروں تم سے، وہ درمیان کے سارے فاصلے مٹا کر اس تک جا کر بولی تھی اور طالعہ کے اس اظہار پر ایلاف نے شدت سے اسے خود سے لگایا تھا۔

"شکریہ مجھ سے محبت کرنے کے لئے"

وہ طالعہ کو خود سے لگائے بولا اور جبھی اس کا سیل فون بج اٹھا تھا

"رہنما کی کال ہیں"

اسکرین کو دیکھتے ہوئے وہ بولا

"میں رہنما کو اس غداری پر سزا دئے بغیر نہیں رہوں گی"

وہ دونوں لان میں ساتھ ساتھ چل رہے تھے جب وہ بولی

معاف کر دو پلیز اس نے وہ سب میرے کہنے پر ہی کیا تھا وہ بھی ہماری بھلائی کے لئے"

www.novelsclubb.com

ایلاف رہنما کی جانب سے کیس لڑنے لگا تھا

آخر کار پٹ ہی گئی ناں ایلاف بھائی میں ناں کہتی تھی کہ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہیں "

جبھی سامنے سے رہنما نے آتے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی طالعہ کو آنکھ بھی مارا تھا،

جس پر طالعہ غصے میں آئی تھی۔

"بھائی کی بہن میں ابھی بتاتی ہوں تمہیں"

طالعہ غصے سے رہنما کی جانب بڑھی تھی جو طالعہ کو اپنی جانب آتا دیکھ فلائنگ کس کرتی ہوئی بھاگ گئی تھی

"کہاں جا رہی تم، بڑے دنوں بعد بڑی مشکلوں سے ملی ہو"

ایلاف بھی طالعہ کو کلائی سے پکڑ کر روک گیا تھا

"میں رہنما کو سزا دئے بغیر نہیں رہوں گی"

طالعہ انگلی اٹھائے بہن کے بھائی کو وارن کی

"چھوڑو نا اسے"

"نہیں"

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہیں، کیا سزا دو گی؟"

ایلاف نے ہار مانتے ہوئے کہا

"رہنما کی شادی تحشم اتقی سے کر کے"

طالعہ نے کہتے ساتھ ہاتھ سے ایک جانب اشارہ کیا تھا جہاں تحشم راستہ روکے کچھ کہہ رہا تھا اور رہنما غصے سے لال نظر آ رہی تھی

"اچھا مگر یہ تو تحشم کے لئے کسی تحفے سے کم نہیں ہو گا"

ایلاف ہنس کر بولا

"ہاں مگر رہنما فردوس کے لئے تو یہ کسی سزا سے کم نہیں ہو گا"

طالعہ کے کہنے پر اب کی بار دونوں ساتھ ہی ہنسے تھے

قریب ہی چیئر پر بیٹھے نانو جانی نے یہ منظر دیکھا اور بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا اور ان کی خوشیوں کی دائم ہونے کی دعا کی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انھیں ہنستے اور بات کرتے وہاں موجود سب حیرت اور خوشگواریت سے دیکھ رہے تھے، یہاں تک کہ آسمان میں چمکتا ہوا ماہ کامل بھی،

ایک جائز اور پاکیزہ رشتے میں بندھے دو لوگ آج ایک ہو گئے تھے

اس پاگل لڑکی کے دل کا طلب کردہ شخص آخر کار اسے مل چکا تھا۔

اس شرط پر کھیلوں گی

پیا پیار کی بازی

جیتی تو تجھے پاوں

ہاروں تو پیا تیری

ختم شد

www.novelsclubb.com